



سترھواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۳ جون ۱۹۹۹ء برطابیں ۹ مریخ الاول ۱۴۱۹ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۵
۲	وقہہ سوالات۔	۶
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۲۶
۴	سالانہ تجھیشہ جات بابت سال ۲۰۰۰ء-۱۹۹۹ء مطالبات زر دکنوی کی تحریک پر رائے شماری۔	۲۶

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا تیرھواں اجلاس سورنگہ ۲۳ جون ۱۹۹۹ء بھرپور ۹ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ بوقت ۱۰ بجھر ۳۰ منٹ پر زیر صدارت جناب امیر پرنس میر عبدالجبار خان بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئی میں منعقد ہوا۔

تلاؤت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحسین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ عَنِ الْمُشَيْطَانِ الرَّجِيمِ - إِنَّمَا يُحِبُّ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
إِنَّمَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ قَاتِلُوا إِنَّمَا يُبَشِّرُ اللَّهُ أَمْمَةُ أَشْتَقَاءِ الْمُؤْمِنِينَ
خَوْفُهُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْرُجُونَ هُنَّ أُولَئِكَ
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدُونَ فِيهَا بَاجِدُؤُ
يِمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

ترجمہ : ہے نگہن لوگوں نے کماکہ ہمارا رب اللہ ہی ہے اور ہم اسی کے بدرے ہیں اور پھر وہ اس پر مستحیم رہے۔ ۷ اپنی کوئی خوف و خطر نہیں۔ اور نہ ان کو رنج و فم ہو گا۔ وہ سب جلتی ہیں۔ اپنے اعمال کے بدلہ میں وہ جنتی میں یہاں رہیں گے۔

X-۶۰ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:-

کیا وزیر خزانہ ادا کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے ملک مخالف اور اس سے ملک حکموں / اداروں کے بھول وزیر کن کن آفسران اور الیکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئیں ہیں۔ ان آفسران والیکاران کے نام و عہدہ و فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعدہ تاریخ الامتحن اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع و اتفاقیل کیا ہے۔
کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (POI) و مرمت پر آمد اخراجات کی ضلع

وارتفاقیل بھی دی جائے؟

وزیر خزانہ:

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے ملکہ مالیات حکومت بلوچستان اور اسکے ماتحت حکموں اور اسکے بھول وزیر مالیات اور حسب ذیل آفسران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئیں ہیں۔ ائکے نام، عہدہ فراہم کردہ گاڑی کا رجسٹریشن نمبر حسب ذیل ہے۔

نمبر شار	نام آفسران	عہدہ
۲۳-۱-۱۹۹۸	QAF-۱۹۶۴	وزیر مالیات
	QAF-۵۹۷۰	
	QAG-۵۴۴۴	
۱۳-۸-۱۹۹۸	QAG-۱۹۶۳	سابق سکریٹری مالیات
	QAF-۵۲۳۸	"
	QAF-۲۲	"
۲-۳-۱۹۹۹	QAF-۵۲۳۹	موجودہ سکریٹری مالیات
۲-۱۰-۱۹۹۸	QAF-۵۲۲۳	ایمیشل سکریٹری مالیات
۸-۷-۱۹۹۸	QAD-۵۸۷	ڈپی سکریٹری مالیات
۲-۳-۱۹۹۸	QAF-۵۵۶	"
۱-۳-۱۹۹۸	QAF-۵۲۳۰	مسٹر جاوید اشرف

۸۔ مسز رکت علی

پرنسپل اسٹنٹ نو

سکریٹری مالیات

۱۔ ۱۹۹۶

QAF_۵۲۲۳

۲۹۔ ۳۔ ۱۹۹۷

ڈپی ڈائریکٹر لوكل فنڈ آڈت QAF_۹۳۸

۹۔ چہدری محمد فیض

(ب) کم جو لائی ۱۹۹۷ء تا حال گازیوں کے (Pol) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	گازی نمبر	تمیل کا خرچ	مرمت کا خرچ
۱	QAG_۱۹۶۷	۴۳،۰۰۰/=	۹۵،۰۰۰/=
۲	QAF_۵۹۷۰	۱۶،۳۲۸/=	۶۷،۰۰۰/=
۳	QAG_۵۲۲۳	۳۶،۰۰۰/=	۴۹،۰۰۰/=
۴	QAG_۲۹۶۳	۲۶،۰۰۰/=	۱۰،۰۰۰/=
۵	QAF_۵۲۲۸	۵۱،۰۰۰/=	۳۷،۰۰۰/=
۶	QAH_۲۲	۲۲،۰۰۰/=	۱۳،۰۰۰/=
۷	QAF_۵۲۲۹	۲۲،۰۰۰/=	۳۷،۰۰۰/=
۸	QAG_۵۲۲۲	۱۰،۰۰۰/=	۲۶،۰۰۰/=
۹	QAP_۵۸۶۰	۵۶۰۰۰/=	۳۹،۰۰۰/=
۱۰	QAF_۵۵۶	۳۶،۰۰۰/=	۳۵،۰۰۰/=
۱۱	QAF_۵۲۲۰	۱،۵۱،۰۰۰/=	۳۵،۰۰۰/=
۱۲	QAG_۵۲۲۳	۵۶۰۰۰/=	۲۳،۰۰۰/=
۱۳	QAE_۹۸۳	۵۰،۰۰۰/=	۱۷،۰۰۰/=

جناب اسپیکر: کوئی ضمی نہیں ہے۔

۲۲۶۵ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر خزانہ از راو کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے ملکہ متعلقہ اور اس سے ملکہ محکموں/اداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر ایکیوں/پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔ نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ہر ایکیم/پراجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ یقیدہ ایکیم/پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال نہ کوہہ ہر ایکیم/پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ، تاریخ اشتہار، مینڈ۔ بمعہ نام ٹھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک تجوہ ہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے۔ نیز نہ کوہہ مدت کے دوران، جس کام/ایکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے۔ اسکی وجہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۸-۹۷ء کے دوران شروع کئے گئے ملکہ متعلقہ کے جاری، نئے اور مرمت و دیگر ایکیم/پراجیکٹ تحلیل کے کس مرحلے میں ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے؟ وزیر خزانہ:-

(الف) مطلوب تفصیل ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات اور متعلقہ محکموں سے لی جاسکتی ہے جو کہ ترقیاتی ایکیوں پر عملدرآمد اور تحلیل کا ذمہ دار ہے۔ ملکہ مالیات کا اس ضمن میں کوئی کردار نہیں ہے جہاں تک ملکہ مالیات کے غیر ترقیاتی ایکیم کا تعلق ہے اس میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔

(ب) مطلوب تفصیل متعلقہ محکموں سے لی جاسکتی ہیں۔ ملکہ مالیات کے پاس اس ضمن میں کسی تفصیل دستیاب نہیں ہے۔

(ج) اس کا جواب اور پوچھا ہوا جواب قصور کیا جائے۔
جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں۔

کیا وزیر مالیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

ماں سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے اے۔ڈی۔پی (A.D.P) میں منظور شدہ اسکیمات کی ضلع وار

تفصیل کیا ہے۔ اور ان اسکیمات کے لئے مختص شدہ اور جاری شدہ فنڈز کی علیحدہ علیحدہ تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مالیات:

مطلوبہ تفصیل مکمل منصوبہ بندی و ترقیات اور متعلقہ حکاموں سے لی جاسکتی ہے جو کہ ترقیاتی

اسکیموں پر عملدرآمد اور تجھیل کے ذمہ دار ہیں۔ مکمل مالیات کا اس ضمن میں کوئی کردار نہیں ہے۔

جناب اچیکر: کوئی ضمیمی نہیں ہے۔

۲۲۸ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: (موری ۲۳، ۱ پریل ۱۹۹۹ء کو منظور شدہ)

کیا وزیر سینئر ری ایجوکیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) ماں سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے مکمل متعلقہ اور اس سے

ملک حکاموں/ اداروں میں جاری، نئے و مرمت اور دیگر اسکیموں/ پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا

ہے۔ نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔ اور ہر اسکیم/ پراجیکٹ کے لئے مختص

ترقبیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم/ پراجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) کیم جولائی ۹۸ سے تا حال نذکورہ ہر اسکیم/ پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصلہ حصہ، تاریخ،

اشتہار شینڈر بعد نام ملکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک تحریک ہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا

ہے۔ نیز نہ کوہہ مدت کے دوران جس کام/ اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا۔ اسکی

وجوبات کیا ہیں؟

(ج) ماں سال ۹۸-۹۷ء کے دوران شروع کئے گئے مکمل متعلقہ کے جاری، نئے اور مرمت و

دیگر اسکیم/ پراجیکٹ تجھیل کے کس مرحلے میں ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

ماہ سال ۱۹۹۸ء میں سالانہ ہے اور جاری ترقیاتی اخراجات کی تفصیل

ذیل ہے۔

غیر ترقیاتی اخراجات

ترقبیاتی اخراجات

نمبر شمار	طبع	جاری	تے نئے
۱۔ کوئن	۸،۵۸۳،۰۰۰ ملین	۷۲،۸۵۹،۲۲۲
۲۔ پشین	۷۰،۷۲۲،۳۲۳
۳۔ قلع عبداللہ	۵،۸۸۳،۰۰۳
۴۔ چاغی	۷،۳۳۸،۰۰۰ ملین	۱۵،۰۰۰ ملین	۷،۳۵۵،۸۳۱
۵۔ قلات	۳۵،۰۰۰ ملین	۳،۵۵۳،۷۳۶
۶۔ مستونگ	۹،۳۳۲،۲۱۹
۷۔ آواران	۷،۳۲۸،۰۰۰ ملین	۱،۳۰۶،۸۷۳
۸۔ خضدار	۱۰،۰۳۰،۹۱۱
۹۔ بیله	۱،۸۸۹،۵۷۰
۱۰۔ خاران	۵،۵۰۰ ملین	۳،۹۱۳،۲۰۵
۱۱۔ تربت	۱۱،۹۹۲،۵۹۸
۱۲۔ چمکور	۲۰،۰۰۰ ملین	۱،۵۱۶،۷۹۰	۱،۵۱۶،۷۹۰
۱۳۔ ژوب	۹،۳۹۳،۰۸۸
۱۴۔ پارکھان	۲،۲۲۱،۲۲۸

جناب اسپیکر: سوال نمبر چھوٹا نامیں کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ جو ترقیاتی اخراجات ہیں ذرا یہ چیک کریں لورالائی، بسی، زیارت، ٹروب، بارکھان، پشین، یعنی سرے سے ان علاقوں کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اس کی وجہات کیا ہیں۔

سردار شاہ علی ہزارہ وزیر تعلیم سیکنڈری: جناب اپنیکر اس معاملے میں ہمارے محترم رکن جو سوال کیا ہے یہ آپ کو پتہ ہے یہ گزشتہ پروگرام ہیں اور کچھ جاری پروگرام ہیں اس نکتے کو ہم نے نوٹ کیا ہے اور نئے پروگرام میں اس کو شامل کریں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اگر ذرا سمجھیں اور سمجھائیں۔ مزید وضاحت کریں۔

سردار عبدالرحمان سکھیتaran (وزیر تعلیم): جناب میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں ہم ایک دوسرے نکے ساتھی ہیں۔

جناب اپنیکر: ہاں۔

وزیر تعلیم سیکنڈری: جناب اپنیکر۔ یہ جو دیا گیا ہے جیسے ٹروب، بارکھان ہے یا تربت ہے یا یہ ہے خضدار ہے یہاں پر کوئی نئے اخراجات نہیں ہیں یہ ہمارے جو ڈیٹیل دی گئی ہے یہ آپ کے پی ایس ڈی پی کے ہیں کیونکہ یہاں فنڈ زکی کی ہے اور یہ فارن ایڈڈ پروگرام ایجوکیشن کے انے چل رہے ہیں۔ اب جو یہاں خاران میں ہے وہاں کانج قائم کیا جا رہا تھا یہ جاری اسکیم کی وجہ سے چل رہا ہے تقریباً جہاں کوئی کاچھی کا ہے یا اقلات کا ہے یا آوران کا ہے یا خاران ہے۔ تھکور ہے یہ جا کر تحریر کے لئے ہے یہ دو تین سال سے پر اجیکٹ چل رہے ہیں اس کی لوکیشن ہم نے بنائی ہے باقی جو ہے وہ آگے چل کر پروگرام کے جو فنڈ زادے ڈی پی سے ہمیں ملے ہیں اس کی ڈیٹیل میرے خیال میں اگلے سوال میں موجود ہے یہ آپ کے جواہر کا لمحہ ہیں یا ہاٹل ہیں یہ ان کی تحریر کی رقم ہم نے دی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کوئی ایک بڑا علاقہ اس میں آپ کا انتاز یادہ خرچ نہیں ہے آٹھ ملین۔ یعنی سب علاقتے جو ہیں۔

وزیر تعلیم پر افسوس: جناب کوئی تقریباً آٹھ ملین اس میں ہم یہ بنارہ ہیں یہ زمین ہمیں لوکل

کوئنڈت سے ملی تھی جوان کا پرانا بکرا بیٹھی وغیرہ تھا وہاں پر اسکول بنانے کے لئے اس طرح سے
میکٹ بک بورڈ کی بلڈنگ ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ برا کم ہے اتنی بڑی آبادی کے لئے انجوکیشن کے لئے اتنی کم رقم
کرکی گئی ہے۔

وزیر تعلیم: ہمارے پاس وسائل کی کمی ہے ہمارے جو انجوکیشن کے اکثر پراجیکٹ فاران ایڈڈیز ہیں
ورلڈ میکٹ کا ہے۔ جاپان کا ہے ایشین ڈی یو پیمنٹ میکٹ کا ہے۔ اکیس ہم جو پرانے تھے ہمارے وقت
کے نہیں بلکہ گزشتہ دو تین سال سے یہ چلے آ رہے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کم ہیں خاص کر کوئی شہر کے لئے
تو ہمیں ضرورت ہے کہ یہاں اچھے کالجزوں اور اسکول کی بھی ضرورت ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ سب کے لئے ہوزیارت کے لئے نہیں ہے بھی میں نہیں ہے
اور الائی میں نہیں ہے بہت کم رکھی ہے۔

وزیر تعلیم - پرائمری: ہم سمجھتے ہیں کم ہے اس کا ازالہ اس طریقے سے ہو رہا ہے کہ انجوکیشن
ڈیپارٹمنٹ میں جو فاران ایڈڈ پروگرام ہیں اس میں بے انتہا فنڈ زیں تو صوبائی حکومت کی طرف سے
چونکہ شہر اس طرف ہی جا رہا ہے آپ کا جو یہ چنگیں گرانٹ ہے جن میں دس فیصد یا میں فیصد ہے تو
کافی حد تک ہمارے فنڈ زاس طرف چلے جاتے ہیں اس میں تھوڑا سا اس لئے کم ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تھیک ہے کم ہے اور اس کم میں بھی پرائزی ایسے رکھی جائے کہ اس
میں امتیاز ہو۔ یہ زیادتی ہے۔ ہم آپ سے یہ کہیں گے کہ امتیاز نہ کریں اور باقاعدہ فنڈ زبرابر جاری
کریں۔

جناب اسپیکر: صحیح ہے شکر یہ۔

X ۶۶۲ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: (مورخہ ۲۲، اپریل ۹۹ کو موخر ہوا)

کیا وزیر تعلیم سکندری اور پرائزی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مکمل متعلقہ میں جن مختلف اسامیوں پر بھرتی کے لئے

درخواستیں طلب کی گئیں ہیں۔ ان تمام آسامیوں کی تفصیل بعد گرید مطلوبہ ضلع رہائش، تعلیمی مکملان و دیگر ترمیتی کورسز و دیگر مطلوبہ الیت، تاریخ اشتپار بمحض تام اخبار کی تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہنہ امیدواروں کے نام بعد ولدیت، پیشہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست مطلوبہ تعلیمی قابلیت مکملان و دیگر کورسز نیز تاریخ مقام انتڑو یا اور حاکم / انتڑو یونینڈہ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے؟

(ج) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام بعد ولدیت، پیشہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست، تعلیمی الیت، مکملان و دیگر ترمیتی کورسز کی تفصیل، نیز تاریخ انتڑو یا، حاکم / انتڑو یونینڈہ کمیٹی، تاریخ بھرتی گرید اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر تعلیم:

بھرتیوں سے متعلق معاملہ عدالت عالیہ کے زیر اساعت ہے جیسے ہی عدالت عالیہ سے اس کا فیصلہ ہو گا مطلوبہ فہرستیں فراہم کر دی جائیں گی۔ نیز بھرتیوں کی صورت میں درخواستیں طلب کرنے کے لئے اشتپار روز نامہ جگ کوئنڈ ۱۵، ستمبر ۱۹۹۸ء کی اشاعت میں مشہر ہوا ہے۔ اخباری تراشہ کی نقول صفحہ آخر پر ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) جیسے ہی عدالت عالیہ سے اس کیس کا فیصلہ ہو گا مطلوبہ فہرستیں فراہم کر دی جائیں گی۔ سردار عبدالرحمان کھرلان وزیر تعلیم پرائمری: جناب میں یہاں ایک پوائنٹ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ جیسے وزیر تعلیم پرائمری اور سینکڑری اس میں تھوڑا سا لگبھگ جواب دینے میں پریشان ہو جاتا ہے آئندہ گزارش ہے کہ ہر ایک کے لئے علیحدہ آپ کا سوال ہو اور آپ کے آئینی سیکریٹریٹ سے گزارش ہے اگر وہاں سے مشترک آ جاتا ہے تو اس کو علیحدہ کر کے بھیجے اب سوال جو ہے چھ سو بائیس اس کو ”ب“ کر دیں یا نیا کر دیا جائے۔

جناب اپسیکر: آپ کے سوال کو علیحدہ کر دیا جائے گا۔

کیا وزیر سینئر ری ایجوب کیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی کے منعقدہ امتحان برائے سال ۱۹۹۸ء میں درج ذیل روں نمبرز کے نتائج ناجائز (Unfair Means) ذراائع کے استعمال کی بناء پر روک دیئے گئے تھے؟

۱۔ روں نمبر ۲۲۴۰۱

۲۶۱۸۹

۲۔ روں نمبر

۲۶۱۹۳

۳۔ روں نمبر

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو نمکورہ بالا روں نمبرز کے نتائج دوبارہ جاری کرنے کی کیا وجہات ہیں۔ نیز اگر اس سلسلہ میں کسی نتیجہ کی کوئی تحقیقاتی کمیٹی تکمیل دی گئی تھی۔ تو اس تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ اور کمیٹی کے چیمز میں کے رویہ کے خلاف تحقیقات کرنے سے انکار کی بھی تفصیل دی جائے۔

وزیر سینئر ری ایجوب کیشن:

(الف) یہ درست ہے کہ ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی کے منعقدہ امتحان سالانہ ۱۹۹۸ء میں ان امیدواروں کے نتائج امتحان میں ناجائز ذراائع کے استعمال کی رپورٹ ملنے پر روک دیئے گئے تھے۔

(ب) ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی سالانہ امتحان ۱۹۹۷/۱۹۹۸ء کے انعقاد کے بعد نتیجہ کے اعلان سے چند دن پہلے کشہر امتحانات بورڈ کو یہ اطلاع موصول ہوا۔ اُن کمکورہ بالا امیدواروں نے امتحان میں ناجائز ذراائع استعمال کے ہیں۔ لہذا ان امیدواروں کا نتیجہ روک کر معاملہ تحقیقاتی کمیٹی کے پرداز دیا گیا۔ ان امیدواروں کے خلاف ناظم امتحان اور انسپکٹر متعلقاتہ نہ مرکز امتحان نے کوئی رپورٹ نہیں پیش کیا۔ لہذا تحقیقاتی کمیٹی کے اراکین (۱) ڈاکٹر نور محمد صاحب (۲) پروفیسر عبد السلام کاسی صاحب (۳) پروفیسر محمد حسن صاحب (۴) مرزا انور احمد صاحب (۵) سی۔ محمد صاحب کو پدایت کی گئی کہ وہ اس معاملہ کے

مکمل اور غیر جانبداران تحقیقات کریں۔ چونکہ اس دوران پیشہ وار ان کا لجؤں کے داخلے شروع ہو چکے تھے۔ لہذا ان امیدواروں کو نتیجہ کے عارضی کارڈ جاری کر دیئے گئے۔ تاکہ اگر تحقیقات کے نتائج ان کے حق میں آئے تو ان طلباء کا تعیینی سال ضائع نہ ہو تحقیقات مکمل ہونے کے بعد بورڈ کی تحقیقاتی کمیٹی / انضباطی کمیٹی نے ۲۵ اپریل ۱۹۹۹ء کو اپنے اجلاس میں ان طلباء کے نتائج منسوخ کر دیئے۔ تحقیقاتی کمیٹی کے چیئرمین نے معاملہ کی غیر جانبداران اور تفصیلی تحقیقات کی ہیں۔ لہذا ان کے روایے کے خلاف یا کمیٹی کے رپورٹ کے خلاف بورڈ کام نے کوئی انکار نہیں کیا۔

جناب اپسیکر: کوئی خمنی نہیں۔

X ۲۲۷ سردار محمد اختر میں نگل:

کیا وزیر سینئری تعلیم ازرا و کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ستمبر ۱۹۹۸ء کے ایک اخباری اشتہار کے تحت محدث سینئری اس بجکیشن میں عمل میں لاکی گئی تعیناتیوں کو وزیر اعلیٰ صاحب نے منسوخ کر دی چیں۔ جسکی تصدیق آسمبلی فلور پر پیشہ وزیر صاحب نے بھی کی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نہ صرف وزیر اعلیٰ صاحب کو منسوخی کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مذکورہ بالا آسامیوں کو برقرار رکھا گیا بلکہ مزید آسامیوں کو بھی بندربانت کے نتیجہ میں اقرباً پروردی کے علاوہ بھی متعدد بے ضابطگیوں کے ذریعہ پر کی گئیں ہیں؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ستمبر ۹۸ء سے تا حال کل کس قدر آسامیوں کو پر کیا گیا ہے۔ تعینات کردہ تمام مردوخواتین، بھائیوں کے نام تعیینی قابلیت، قومیت، اولکل و ڈو میائل، جائے سکونت اور جائے تعیناتی کی مکمل تفصیل دی جائے۔ نیز ان آسامیوں کو پر یہ کورٹ کے واضح احکامات کی موجودگی میں مشہر نہ کرے کی کیا وجہات ہیں۔ تفصیل دی جائے؟ وزیر سینئری تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان صاحب نے منسوخی کے لئے احکامات جاری

کئے تھے۔ لیکن وزرا اور ممبر ان اسمبلی کے پر زدرا اصرار پر ایک پروپر کمیٹی قائم کی گئی تھی تا کہ بھرتیوں کے عمل کا جائزہ لیا جائے بعد ازاں ملکہ ہند اکتوبر وضوابط کے تحت بھرتیوں کی اجازت دی گئی۔
(ب) چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے تعیناتیوں کی منسوخی کے احکامات واپس لے لئے تھے۔ لہذا کسی قسم کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ مزید برآں پروپر کمیٹی قائم کی گئی اور تمام بھرتی قواعد وضوابط کو بروئے کارلاتے ہوئے کی گئیں۔

(ج) نظامت سینئر ری ایجوکیشن ہلوقستان نے اس وقت تک کل ۱۳۸۸ تعیناتیاں کی ہیں جبکہ بھرتیوں کا معاملہ عدالت عالیہ میں زیر سماحت ہونے کی وجہ سے فہرستیں فی الحال فراہم کی جا گئیں۔ جیسے اس کسی کا فیصلہ ہو گا مطلوبہ فہرستیں فراہم کر دی جائیں گی نیز یہ درست نہیں ہے کہ آسامیوں کو مشترک نہیں کیا گیا۔ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۹۸ کے روز نامہ جنگ میں ایک تفصیلی اشتہار شائع کرایا گیا تھا۔ اشتہار کل نقل صفوآخ پرنسپل ہے۔ لا بہری یہ ملاحظہ فرمائیں۔ جناب اپنیکر کوئی غمنی نہیں۔

۲۵۷ سردار محمد اختر مینگل:

کیا وزیر پر اپنی تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ستمبر ۱۹۹۸ء کے ایک اخباری اشتہار کے تحت ملکہ پر اپنی ایجوکیشن میں عمل میں لائی گئی تعیناتیوں کو وزیر اعلیٰ صاحب نے منسوخ کر دی تھی جسکی قدمیں آسمبلی فلور پر سینئر وزیر صاحب نے بھی کی تھیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صرف وزیر اعلیٰ صاحب کی منسوخی کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مذکورہ بالا آسامیوں کو برقرار رکھا گیا بلکہ مزید آسامیوں کو بھی بذریعہ بات کے نتیجہ میں اقربا پروردی کے علاوہ بھی متعدد بے ضابطگیوں کے ذریعے پر کی گئیں ہیں۔

(ج) اگر جز (الف و ب) کا جواب اثابت میں ہے تو ستمبر ۱۹۹۸ء سے تا حال کل کس قدر آسامیوں کو پر کیا گیا ہے۔ تعینات کردہ تمام مردوخات میں اساتذہ کے نام، تعلیمی قابلیت، لوکل وڈو میسائل، جائے سکونت اور جائے تعیناتی کی مکمل تفصیل دی جائے۔

نیز ان آسامیوں کو پریم کورٹ کے واضح احکامات کی موجودگی میں مشتمل کرنے کی کیا وجہات ہیں۔ تفصیل دی جائے۔ وزیر پرائمری تعلیم:

جواب صفحہ ہے لہذا اسکلی لا جبری میں ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن خان مندوخیل: میں نے مدت سو چھپیس پر صفحی سوال کرنے ہیں خصوصی اجازت دیں۔

جناب اپیکر: اجازت ہے ہم واپس سات سو چھپیس سوال پر آگئے ہیں۔

عبد الرحمن خان مندوخیل: یہ آپ نے کوئی شہر میں کوئی ضلع میں مردانہ ملازم رکھے ہیں اور زنانہ تین سو ایک ہیں جو انہوں نے جب وی سروں میں لگائے ہیں اور خواتین تین سو ایک ہے یہ آبادی کے حوالے سے اور تعلیم کے حوالے سے کوئی میں زیادہ تعلیم یافت لوگ بانسنت دوسرے ضلعوں کے جب تین سو خواتین ہیں تو مردانہ بھی ہیں کوئی اس فرق کی وجہ بیان کر سکیں گے۔

جناب اپیکر: اس کیوضاحت کروں۔

سردار عبد الرحمن کھتران وزیر تعلیم پرائمری: جناب یہ سارے صفحی ایک ساتھ کر دیتے تو میں ان کا جواب دے دتا۔ بس ایک ہی صفحی ہے۔ جناب کوئی کا جو تین سو خواتین کے متعلق سوال ہے اور باسٹھ مرد بھرتی کے ہیں اور مردانہ سائیڈ پر ہماری کافی پوشیں خالی تھیں جو ہم نے ذیل دی ہے یعنی پوشیں ہیں اس میں خالی پوشیں کی ذیل نہیں ہے جو وقاً فوت خالی ہوتی رہتی ہیں آپ کو پتہ ہے چار پانچ سال سے بھرتی پر پابندی تھی تو میں سائیڈ پر کافی پوشیں تھیں وہ ہم نے بھرتی دی ہیں اور چونکہ کوئی شہر میں میں سائیڈ پر ہر چند روز گارڈ جاتا ہے لیکن قسمیں سائیڈ میں ہمارے خواتین کا الجزو زیادہ ہیں اسکوں ہیں۔

جناب اپیکر: کیا یہ خالی پوشیں ہیں یا نئی پوشیں ہیں۔

وزیر تعلیم: دونوں نئی پوشیں ہیں خواتین کو ہم نے اس لئے ترجیح دی ہے کہ جو بھرتیاں ہیں اور وہ

بینک کی پوٹھیں ہیں ورلڈ بینک نے ایک مہربانی کی ہے کہ جو اگر یہ سٹھن ہے پس پیٹی اُن فرینڈ آپ بھرتی کر سکتے ہیں۔ لیکن مرد کے لئے شرط ہے اور یہ مرد ہم نے تربیت یافتہ لگائے ہیں اور خواتین کو کچھ پیٹی اُن فرینڈ آپ بھرنے کے لئے بھرتی کر سکتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ بذاتِ خود یہ تسلی بخش جواب نہیں ہے جہاں خواتین کی تین سو ایک پوسٹ ہوں اور وہاں مردانہ زیادہ تعلیم حاصل کی جاتی ہے اور یہ کوئی نہ زیادہ تعلیم یافتہ ہے اس میں خاص امتیاز کرتے ہیں اس کی پیشکش اور دوسری وجوہات ہو سکتے ہیں۔ جناب یہ چند اضلاع بڑے ہیں۔ جاری ہے۔

جناب اپسیکر: سوال نمبر چھوپھیں میں کوئی صحنی سوال ہوتا دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس سوال میں لشیں نہیں دی گئی ہیں۔ اس کی پھر فہرست فرائم کردی جائے۔ یہ چند بڑے اضلاع ہیں ان میں مختلف آسامیاں ہیں۔

وزیر تعلیم: جناب والا یہ بڑے اضلاع اور جعفر آباد وہاں حلقوں تین ہیں وہاں کے ایکٹھنری کالج سے طلباء ہیں پیٹی اسی کا فی عرصے سے نکل رہے تھے پھر بھی میں سمجھتا ہوں ہم نے ان کو کم سینیس دی ہیں۔

عبدالرحیم مندوخیل: نحیک ہے یہ بڑے اضلاع لیکن لاوارالائی کے مقابلے میں لوارالائی چودہ جعفر آباد ایک سو ستمیں۔ جناب والا یہاں مختلف فندرے ہیں اور جب وہاں کے نمائندوں نے شور کیا تو پھر بھرتی شروع کی اور یہاں تازہ فندرے ہیں دیے۔

وزیر تعلیم: جناب والا یہ سوال کافی عرصہ پہلے آیا ہوا تھا لیکن ہم نے اور بھرتیاں اب کیس ہیں اور کل بھی کیس ہیں یہ میں گارنی سے کہتا ہوں کہ کابینہ میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ہے جس سے ہم لوگوں نے کابینہ میں پوٹھیں ریلیز کی ہوں یہ جو ہمارے پاس پیٹی اُن فرینڈ امیدوار آیا ہے وہ ہم نے بھرتی کے ہیں بلاتغیری کئے ہیں۔

جناب اپسیکر: عبد الرحمن خان کے سوال کا جواب آسان نہما ہے آپ نے کہا یہ اس وقت بہت

تعداد تھی اور اب بڑھ گئی ہے اور پختا نیس ہو گئی ہے۔

وزیر تعلیم: میں ان کو نئے فکر دے سکتا ہوں اور ضلع پشین میں سنتیں مردانہ اور تریخی زنانہ ہے جو میرے پاس موجودہ فلگر ہے نیا سوال لا کیں تو صحیح جواب دے دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جات پشین کے اضلاع میں بھی کافی کم تعداد پوشن دی ہیں یہ آپ نے جواب میں تسلیم کیا ہے کہ میں دسمبر اخانوے کو ان کو منسون کیا گیا اور پھر کم جنوری اخانوے کو بحال کیا گیا تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کے اس عمل کو عوام نے بالکل روکیا آپ اس میں اسی کا رکروگی کر رہے تھے کہ وہ قابل اعتراض تھی اس لئے یہ ہوا اور جب آپ بنے اپنے اثر رسوخ سے کابینہ غلط اقدام جو ہوئے تھے ان کو بحال کروایا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ صحیح ہے کہ آپ کے غلط اقدامات کو واپس بحال کیا گیا اس لئے آپ نے ناجائز کیا تھا۔ کیوں آپ نے یہ بھرتیاں کینسل کیں اور کیوں بحال کیں۔

وزیر تعلیم: کینسل۔ جب بھرتیوں سے پابندی اخانی گی تو پوشن ہمارے انجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں تھیں جو چار ہزار کے قریب پوشن تھیں دو ہزار کے قریب پرا ہمری میں تھیں اتنا سیکندری۔ تو یہ ہوا جب میں کراچی میں تھا غلط فہمی یہ ہوئی کہ یہ بغیر ایڈورنائزمنٹ کے ہوئی ہیں لیکن بعد میں ہم نے اشتہار دیئے اور اس کا باقاعدہ ریکارڈ ہے اس چیز میں کوئی بے ضابطگی نہیں ہوئی اشتہار دیئے ہماری نیمیں گئیں وہاں انزو یو لئے اس کے بعد ہم نے بھرتی کر لئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ کی مہربانی لیکن اپنیکر صاحب آپ کی طرف سے مذکور رہے ہیں لقدم دیتے گے۔

X ۱۸۶ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر سیکندری انجوکیشن ازراو کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی حکومت کی جانب سے بھرتیوں پر پابندی اخانے جانے کے بعد اب تک کل کس قدر راستہ و دیگر اضاف کو بھرتی کیا گیا ہے۔ ان کے نام بعد ولبریت جائے تعیناتی ضلع رہائش عہدہ

گریڈ اور تعلیم کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ن تمام آسامیوں پر بھرتوں کے لئے کن کن اخبارات میں اشتہارات دیے گئے ہیں۔ انکی تفصیل بعد نقول فراہم کی جائے۔ نیز ان بھرتوں کے لئے جو سینیٹی بنائی گئی ان سینیٹی ممبر ان کی تفصیل دی جائے۔ نیز اگر یہ بھرتیاں پبلک سرویس کمیشن کے ذریعے کی گئیں ہیں۔ تو انکی بھی تفصیل دی جائے؟ وزیر سینئر ری ایجوکیشن:

(الف) چونکہ بھرتوں کے سلسلے میں ایک مقدمہ عدالت عالیہ کے زیر ساخت ہے۔ لہذا مقدمہ کا فیصلہ ہوتے ہیں مطلوبہ قہرستیں فراہم کر دی جائیں گی (اکتوبر ۱۹۹۸ء سے اس وقت تک کل ۱۳۸۸ اساتذہ کی بھرتی عمل میں لائی گئی ہے۔

(ب) اخبارات میں شائع کرنے کے لئے اشتہارات محمد علقات عامہ کو بھجوائے جاتے ہیں۔ اور یہ انکی صواب دید پر ہوتا ہے کہ وہ کتنے اور کونے اخبارات میں ان کو شائع کروائیں تاہم آسامیوں سے ہتھیں اشتہار مورخ ۱۵ ستمبر ۱۹۹۸ء روز نامہ جنگ کوئٹہ میں شائع ہوا ہے۔ اخباری تراش کی نقول صفحہ آخر پر ملاحظہ فرمائیں۔ نیز ائزو بیوں اور نیٹ کے لئے محمد تعلیم کے سینئر اور تجزیہ کار آفیسر ان کو نامزد کیا گیا تھا ان میں ذویہ عمل ڈائریکٹر۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز صاحب کے علاوہ نظامت سینئر ری ایجوکیشن میں کام کرنے والے آفیسر ان شامل تھے۔ فہرست آخر پر ملاحظہ فرمائیں۔ نیز یہ بھرتیاں پبلک سرویس کمیشن کے ذریعے نہیں لی گئیں ہیں۔

جناب اپسیکر: سوال نمبر چھو سچیا سی کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا کوئی خصی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔

ڈاکٹر تاراچند: جناب اپسیکر صاحب جواب الف میں ہے کہ کیس عدالت عالیہ کے زیر ساخت ہے لہذا مقدمہ کا فیصلہ ہوتے ہی مطلوبہ قہرستیں فراہم کر دی جائیں گیں تو اس میں کیا حرج تھا میں وہ فراہم کرتے۔

جناب اپسیکر: یہ کیس کوثر میں ہے بعد میں آجائے گی دیکھ لینا۔

ڈاکٹر تارا چند: اب آ جاتی ہم دیکھ لیتے کہ اتنے بھرتی ہوئے۔
سردار شارعلی ہزارہ وزیر تعلیم: جب کورٹ کا فیصلہ آجائے گا آپ دیکھ سکتے ہیں آپ کو مہما
کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب ہم اس میں دیکھ لیتے اسی ہزارواں کتنے ہیں تو ے ہزارواں کے
تھے ہیں۔

وزیر تعلیم سینئر ری: اس میں سب آپ کو پہلے پہل جائیگا جو بھی ہے آپ کے پاس آجائے گی۔

X ۲۸۷ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر سینئر ری اور اکمری ایجنسیشن از راؤ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
سال ۹۹-۱۹۹۸ کے دوران مکمل متعلقہ کے زیر استعمال عمارتوں کی مرمت نئی / عمارتوں کی تعمیر اور
فرنجپر کی مد میں کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے۔ اس رقم میں سے اب تک کل کس قدر خرچ کی گئی ہے۔
اور مزید رقم کہاں خرچ کی جائے گی۔ اسکوں کا نام علاقہ و کام کی نوعیت کی ضلع وار تفصیل دی
جائے؟

وزیر تعلیم سینئر ری:

جواب صحنیم ہے لہذا اکسلی لاہوری ری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: کوئی صحنی نہیں۔

X ۲۸۳ - مسٹر عبدالحیم خان مندوخیل: (مورخہ ۱۲۸ اپریل ۹۹ کو موخر شدہ)

کیا وزیر داخلہ از ارکرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۹۹ سے تا حال صوبہ میں پولیس اور لیویز ایریا میں مختلف نوعیت کے جرائم کی
ڈویژن اور ضلع وار و نامہنہ و سالانہ پولیس اور لیویز کے واڑہ اختیار کے حدود کی علیحدہ تفصیل کیا
ہے۔

(ب) مذکورہ سالوں کے دواران پولیس و لیویز حدود کے مذکورہ جرائم میں نامزد، گرفتار اشتہار قرار

وہندہ ملزمان نیز جرائم میں ابتدائی تفتیش اور کمل چالان شدہ مقامات اور عدالتی کارروائی کی موجودہ مرحلہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر داخلہ: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر شیخ جعفر خان مندوخیل۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جناب اس کی وضاحت کرنا مشکل ہے مختلف اضلاع سے پرنس آئے ہیں اس وقت دینا مشکل تھے کہ پیش کرتے اور اگر اس کو موخر کردیں تو اسی اجلاس میں پیش کر دیں گے۔ جواب ہر ڈویژن سے پہنچ گئے تھے بعض لکیر نہیں تھے اسیں نام نہیں تھے اسیں نام نہیں پڑھے جا رہے تھے جیسے جواب آئے ہم نے اکھنے کے اور دری نہیں کی ہے جیسے آئے ہم نے پیش کئے۔

جناب اسپیکر۔ Again deferred.

X ۲۸۵ ذا کمر تارا چند:

کیا وزیر داخلہ از رو کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

کونکے رہائش اور محلہ صحت کے آفسر، بالا چند کے مقصوم بچے کا قتل ضلع سبیلہ کے گاؤں ویاری میں مقامی تاجر بھی بہرام چند کے گھر ڈیکھتی اور بی کے مقامی ہندوتا جر کے دوکان پر ڈیکھتی اور بعد میں ہسپتال میں ہلاکت پر بھکنے اب تک کیا کارروائی کی ہے اور ملزمان کی گرفتاری اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ:

(۱) کونکے رہائش اور محلہ صحت کے آفسر بالا چند کے مقصوم بچے کا قتل۔

(۲) ضلع سبیلہ کے گاؤں وہاری میں مقامی تاجر بھی بہرام چند کے گھر ڈیکھتی۔

(۳) بی کے مقامی ہندوتا جر کی مکان پر ڈیکھتی اور بعد میں ہسپتال میں ہلاکت پر بھکنے اب تک جو کارروائی کی ہے اسکی تفصیل بر طابق جز (الف) (ب) اور (پ) آخر پر مسلک ہے۔

جناب اپنیکر: سوال نمبر چھ سو پچاس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی خمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

ڈاکٹر تاراچند: یہ جو سوال کیا گیا ہے اور اس کا جواب آیا ہے کہ ہم تفتیش کر رہے ہیں گرفتاریاں عمل میں نہیں لائی گئیں ہیں۔ تین کیسز ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): کس کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر تاراچند: جاتب تین کیس ہیں۔ اس میں ایک میں تو گرفتاریاں ہوئی ہیں اور ہابھی ہو گئے باقی دو میں تو گرفتاریاں بھی نہیں ہوئی ہیں کوئی کیس ہے جو پچھا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): کوئی کیس اس طرح ہے پہلے یہی ڈاکٹر صاحب میرے ساتھ ملے تھے اور جیف مشر صاحب کے ساتھ اس کی میٹنگ ہوئی تھی بلکہ ہم نے اس کے لئے ہیڈمنی بھی مقرر کی تھی اگر اس میں ہمیں کوئی کلیوڈے تو ہم نے پانچ لاکھ روپے تک کا اعلان کیا تھا کہ یہ بڑا خالماٹہ اقدام تھا میں نے اس پنج کے فونو بھی دیکھتے تھے وہ انسانیت سے گزرنا ہوا عمل تھا چھوٹا بچھا جس طرح تشدد کر کے اس کو مارا گیا تھا تو ہم نے اپنے طور پر یہ کیا ہے پوچھیں نے تو اس کی تفتیش کی ابھی تک کلیوڈ نہیں پہنچے ہیں انہوں نے جو والدین نے ان کو بتایا وہ بھی ان غربیوں کو پڑھنیں لگ رہا ہے ابھی ہم نے یہ کیس کرامہ برائج کو زرنسر کر دیا ہے کہ اس پر دوبارہ تفتیش ہو جائے تاکہ کوئی پتہ چل جائے ہم کوشش میں لگے ہوئے ہیں سب سے زیادہ جیسے آپ کو فکر ہے آپ کی توبہ اور دینی کا ہے لیکن ہمارے فرائض میں آتا ہے۔

ڈاکٹر تاراچند: انسانیت کا بھی سوال ہے اور قومیت مذکورہ بات نہیں ہوتی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): چونکہ یہ کیس ہندو برادری کا ہے وہ آپ کے پاس آئے ہیں آپ ہمارے پاس آئے ہیں جی کا جو کیس ہے۔ لیکن اس بیلہ والا کیس ہو گیا ہے جو اس ہو گیا اس بیلہ والے تو گرفتار ہو گئے اس میں بڑی مشکل سے آدمیوں کو گرفتار کیا ہے اور جو اس میں دو مرید آدمی مطلوب ہیں وہ کراچی ایریا میں ہیں وہ کراچی میں بھی کسی کیس میں مطلوب ہیں انش اللہ جب وہ

پیشی پر آئیں گے ہم اسی جگہ سے ان کو گرفتار کریں گے بلکہ پیشی کی تاریخ آجائے ہم نے کراچی پولیس کو کیس رفر کیا ہے۔ تمام ڈیٹل دے ہیں اور کہا ہے کہ یہ آدمی ہمیں گرفتار کر کے دے دیں۔ لیکن صوبائی رابطے میں کمی ہے ان کا تعاون کم ہوتا ہے ہم نے بدایت دی ہے جب پیشی پر آئے اسے گرفتار کریں اور ہم کو دے دیں۔

ڈاکٹر تارا چند: جو بھی کام کس ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل وزیر داخلہ: یہی میں زیس نہیں ہوئے ہیں بھی میں یہ ہے کہ کچھ لوگوں پر شک کیا گیا ہے ان کو گرفتار نہیں کیا جاسکا۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اپنے کمیں اسکلی میں فلور پر حدیثہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وہاں کے پولیس اسٹیشن کو معلوم ہے کہ کون کیس میں مٹھ ہے جو قتل ہوا ہے اس کے باوجود پولیس پکج نہیں کر رہی ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ): جب پولیس کو معلوم ہے اور گرفتار نہیں کرنا چاہتے ہیں لہذا اگر آپ فلور پر بتائے ہیں میں آج آرڈر دے دوں گا کہ ان کو گرفتار کر لیں نہیں بتائے ہیں یا کوئی وجہات ہیں کہ کیس پر اڑپتے ہیں مجھے الگ بتا دیں اس کا میں یقین دہانی کرتا ہوں جو بھی آدمی ہوا اس پر ہاتھ دالا جائے گا کیونکہ یہ برازیادتی کا کیس ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: بتاؤ یا جائے گا شکریہ۔

X ۲۹۸ میر محمد اسلام چکی:

کیا انہیں یہ داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان نے ۱۹۹۷ء سے تا حال مختلف نوعیت پر میں کی مقدمات بطور اچھل کیس و اپس لئے ہیں؟

(ب) اگر جز الف کا جواب اثبات میں ہے تو کل کتنے کیس و اپس لئے گئے اور کتنے کیسوں میں معافیاں دی گئی ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر داخلہ:

جواب ختم ہے لہذا اسکلی لا بصری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: کوئی ضمنی سوال نہیں۔

X ۱۷۱ میر محمد اسلم پچکی:

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

صوبہ میں یوز فورس کی کل نفری کی تعداد کس قدر ہے۔ اور اس فورس پر رواں ماہی سال کے دوران آمد خرچ کی تخمینہ لٹگت نیز رسالہ اریجگر اور جمدادار یوز کی کل اسامیوں اور ان پر تعینات افراد اور جائے تعیناتی کی صلح و اتفاقیل دی جائے۔

وزیر داخلہ:

جواب ختم ہے لہذا اسکلی لا بصری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: سوال نبرسات سوتھ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

میر محمد اسلم پچکی: جناب اس میں ہے کہ قلات ڈویژن کی فہرست شامل نہیں کی گئی ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل۔ وزیر داخلہ: جناب اپیکر یہ بات آپ کی صحیح ہے چونکہ ہم نے قلات ڈویژن اسی اجلاس میں پیش کرنا تھا قلات ڈویژن کے لئے لست کل لیٹ آیا ہے وہ یہ رئے لست میں شامل ہے وہ ہم کل ہی مہیا کر دیں گے کل ہی پہنچا ہے اس کے لئے نامم چاہے معززت کرتا ہوں آپ کو لست مہیا کر دیں گے۔ اگر دوبارہ لانا چاہیں گے تو ہم کو اعزت ارض نہیں ہو گا۔

میر محمد اسلم پچکی: ایک اور ضمنی ہے کہ جناب اس سال یوز میں نی نفری بھرتی کر رہے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل۔ وزیر داخلہ: کچھ خالی پوسٹ پبلیکی جو ہیں ان طریق کارکے مطابق ان کی تشریح کر کے بھرتی کر رہے ہیں کچھ علاقوں کے ہوئے ہیں اور کچھ پر اس میں ہیں۔ نی پوسٹ نہیں ملے ہیں پچھلے سال بھی نہیں ملے ہیں اور اس سال بھی نہیں ملے ہیں۔

جناب اپیکر: شکر یہ جی۔ وفقہ سوالات ختم ہوا۔

جناب اپیکر: رخصت کی کوئی درخواست نہیں ہے۔

جناب اپیکر: وزیر خزانہ مطالبات زر 2000-1999 پیش کریں۔

وزیر خزانہ۔ سید احسان شاہ:

سالانہ تجویزیہ جات بابت سال 1999-2000ء

مطالبات زر پر رائے شماری۔

مطالبه زر نمبر ۱
روال اخراجات۔

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹۹ کروڑ ۶۵ لاکھ ۱۳ اہزار ۵ سو ۲۳ روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مد ”جزل ایمنسٹریشن بنیوں آرگنائزاف شیٹ فیصل ایڈمن اسکا مکس ریگولیشن، سٹیشنکس، پبلشی اور انفارمیشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر:

سالانہ تجویزیہ جات بابت سال 1999-2000ء

مطالبات زر پر رائے شماری۔

روال اخراجات:

تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۹۹ کروڑ ۶۵ لاکھ ۱۳ اہزار ۵ سو ۲۳ روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مد ”جزل ایمنسٹریشن بنیوں آرگنائزاف شیٹ فیصل ایڈمن اسکا مکس ریگولیشن، سٹیشنکس، پبلشی اور انفارمیشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: مطالبه نمبر ایں کوئی کی تحریک محکم پیش کریں۔

نوٹ

مطالبه نمبر ۱ ... مد ”جزل ایمنسٹریشن“

من جانب۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۹۹ کروڑ ۶۵ لاکھ ۱۳ ہزار ۵ سو ۲۳ روپے کے کل مطالبات زر

بس لئے مد "جزل ایڈ فشریشن" میں بقدر ۲ کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ کفایت شعاراتی۔ مد "جزل ایڈ فشریشن" مطالہ نمبر۔ ۱

من جانب۔ سردار محمد اختر مینگل

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۹۹ کروڑ ۶۵ لاکھ ۱۳ ہزار ۵ سو ۲۳ روپے کے کل مطالبات زر

بس لئے مد "جزل ایڈ فشریشن" میں بقدر ایک روپیہ کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات اسٹرداد حکمت عملی

جناب اسپیکر: نوٹس

مطالہ نمبر۔ ۱ مد "جزل ایڈ فشریشن"

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۹۹ کروڑ ۶۵ لاکھ ۱۳ ہزار ۵ سو ۲۳ روپے کے کل مطالبات زر

بس لئے مد "جزل ایڈ فشریشن" میں بقدر ۲ کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ کفایت شعاراتی

مطالہ نمبر۔ ۱ مد "جزل ایڈ فشریشن"

من جانب۔ سردار محمد اختر مینگل

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۹۹ کروڑ ۶۵ لاکھ ۱۳ ہزار ۵ سو ۲۳ روپے کے کل مطالبات زر

بس لئے مد "جزل ایڈ فشریشن" میں بقدر ایک روپیہ کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات اسٹرداد حکمت عملی

جناب اسپیکر: میں محکم سے گزارش کروں گا کہ آپ آپی کٹوتی کی تحریک کی وضاحت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب مطالہ نمبر ایک میں محلہ داخلہ اور پلک ریشن کے مدت میں

اتفاقاً زیادہ خرچ نامناسب ہے اور عوام پر ایک بوجھ ہے۔ یہ بھی کٹ موشن کا حصہ ہے جناب ہم نے

پہلے بھی عرض کیا ہے کہ بحث میں جو مختلف مدت ہیں اس میں کرنٹ ایکسپریس پر میں اتنا اضافہ کیا گیا ہے کہ وہ غیر ضروری ہے اس غیر ضروری اضافے کو اگر کم کر کے اس کوڈ یو لپٹ کے ترقیاتی سائیڈ پر استعمال کریں تو صوبے کے لئے یہ ایک ایسا بحث ہو گا جس میں واقعی غربت کا خاتمہ تعلیم کی توسعہ اور اسی طرح جو ہمارے ترقی کے موقع ہیں اس پر یہ ہم خرچ کر سکیں گے اور صوبے کی خدمت ہو لیں یہاں آپکو علم ہے کہ ہمارے بحث میں ترقیاتی سائیڈ میں نیا جو اضافہ ہوا ہے ازٹھ کروڑ روپے تمام زراعت کے لئے کافی ہیں سیف کے آخری پروگرام تک ازٹھ کروڑ روپے پی ایس ڈی پی کے ازٹھ کروڑ اور اس میں اہم شعبے مثال کے طور پر زراعت، ریسرچ آب پاشی مثلاً اس طرح تمام ترقی کے جو شعبے ہیں اس میں بہت کم رقم کی گئی ہے اس میں نامیں رقم رکھا ہوا ہے اس کے مقابلے میں غیر ترقیاتی بحث میں اور پھر ایسے حکموں میں مثال کے طور پر کروڑ ارت داخل میں اضافہ کیا گیا ہے وزیراعلیٰ کے اکٹھ فنڈ میں چھ کروڑ ایس طرح دیگر یہ جو یہاں ایسے اخبارات اشتہارات مجھے خود دیتے ہیں اور اس کا خرچ مجھے خود پورا کرتے ہیں اس کے علاوہ پھر چار کروڑ روپے اب اس طرح ملائیں اور اگر ہم جو غیر ضروری چیزیں ہیں ان کا خرچ کم کر کے یعنی تقریباً اس کروڑ بچا سکتے ہیں اور یہ دس کروڑ جب ہم ترقیاتی مدت میں استعمال کریں گے تو صحیح معنوں میں ترقی ہو سکے گی اس لئے جانب والا ہم یہ بحثت ہیں اور حکومت سے ریکوئیسٹ کریں گے کہ اس کو ہم پر عمل مسئلہ نہ بنا کیں پارٹی مسئلہ نہ بنا کیں اسے اتنا کام مسئلہ نہ بنا کیں یہ چار کروڑ روپے ایسی رقم ہے کہ اس کو ہم بچا سکتے ہیں اور اس کو بچا کر ترقیاتی مدت میں شامل کریں۔ شکریہ۔

جناب اپنے سرکاری بہت مہربانی۔ وزیر خزانہ صاحب۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپنے سرکاری بہت مہربانی۔ وزیر خزانہ صاحب۔

کشہول کرنے کے سلسلے میں لفظی حوالوں سے تقاریر میں پر جوش تقریروں میں اپنے فنڈروں کی طرف سے ان کی تعریفوں کی تعریف میں کافی ڈکشنری ڈھونڈ ڈھونڈ کے الفاظ پیدا کئے جاتے ہیں۔ جناب اپنے سرکاری بہت مہربانی اپنے صفحہ نمبر ۲۰ پر دیکھا جائے اسیٹ کو بنیٹس تقریباً ۲ لاکھ کے قریب ہے میں

سوری بلوچستان ہاؤس اسلام آباد کے دو فلر زدیے ہوئے ہیں ایک میں ایک کروڑ پچھے ہے دوسرے میں دیئے ہوئے ہیں تقریباً چھوٹیں لاکھ کے قریب اور اس کے علاوہ آرگن آف اسٹیٹ جس کا کوئی بریک اپ نہیں دیا گیا ہے کتنے آرگن ہیں آپ کے اسٹیٹ کے اور ان کو کس طرح چلاتا ہے آرگن آف اسٹیٹ کے لئے کروڑ کی ایک رقم رکھی گئی ہے جس کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی ہے جو میں سمجھتا ہوں ان مسائل کے یا ان احکاموں کے لئے استعمال کے جائیں گے جو صرف منش آف فائز یا چیف منش کو پڑھتے ہوئے نہ ہی عوامی بہبود کے لئے نہ ہی اس میں کوئی ڈوپلیٹ کا کام اور نہ ہی میں سمجھتا ہوں اس میں سرکاری ملازمین کے لئے کچھ رکھا جائے گا یہ وہ ہے جس کا صرف علم ایک دستخط وزیر خزانہ کریں گے اور اس کا فائل اپنپر دوں چیف منش دیس گے چاہے وہ کسی پر پڑھ کے لئے استعمال ہوں۔

Hourse Trading کے استعمال ہوں یا Elephant Trading کے لئے استعمال ہوں تو..... جناب اپنے میں سمجھتا ہوں کہ ان مدتیں میں جو یہ رقم رکھی گئی یہ وہ غلط ہے جس کا کوئی اعداد و شمار نہیں بتایا گیا تو اس لئے میں ہم اس کوئی کی تحریک پیش کرتے ہیں اور اس کے علاوہ جس طرح کہ ریجم مندو خیل صاحب نے کہا ہے کہ آپ کی پی ایس ڈی پی میں دو کروڑ چیف منش کے اچھے فنڈر کے گئے ہیں سیکرٹ فنڈ یہاں پر جو ہیں چھ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں آپ کے سلیمنزی بجٹ میں جو last year approve ہوتے تھے اس کے علاوہ ہیں وہ۔ جناب اپنے میں سمجھتے ہیں یہ پہلک کا پیسہ ہے عوام کا پیسہ ہے عوام کا پیسہ ہے جو ضائع کیا جا رہا ہے۔

جناب اپنے میں سمجھتے ہیں یہ وہ خزانہ صاحب ارشاد فرمائیں گے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) : جناب اپنے میں سمجھتے ہیں اس میں ایس ایم پی بات کی ہے اس میں جناب زیادہ تر۔ اس میں صوبائی اسٹبلی گورنر ہاؤس کی تنخوا ہیں اس میں ہیں ایس ایم پی اے ہائل کی چیف منش سیکرٹریٹ کی سروہزاں جنگل ایمنسٹریشن کی محلہ و اخلاقہ تو ان میں جناب یہ تمام اخراجات ان اداروں کے شامل ہیں اور دوسری جوانہوں نے کٹ موشن میں وضاحت مانگی ہے

کے کروڑ ۲۹۵ لاکھ ہزار ۸۰۰ روپے کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے تو ان سے میری گزارش ہے کہ اس سلسلے میں واپس نمبر ۳ کے صفحہ ۲ سے لے کر ۶۵ تک دیکھیں ایک ایک چیز کی اس میں ڈیٹل دی گئی ہے لہذا ان وجوہ کی بینا پر کس موشن کو رد کرتے ہیں مطالبہ زر کو اصل حالت میں منظور کی جائے۔

جناب اپنے سرکاری سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ایک میں تخفیف زر کی تحریک کو منظور کیا جائے؟ جو اصحاب اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں وہ ناں کہیں۔ لہذا تحریک نامنظور ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر کو اصل حالت میں پیش کیا جائے۔ تو کیا مطالبہ زر کو اس کی اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ لہذا ہاں کی تعداد زیادہ ہے.....

عبد الرحمن خان مندو خیل: نہیں نہیں جناب والا.....

جناب اپنے سرکاری سوال یہ ہے کہ جو اس کے حق میں ہیں وہ ناں کہیں۔

عبد الرحمن خان مندو خیل: آپ With due respect یہ تکلیف گوارہ نہیں.....

جناب اپنے سرکاری سوال یہ ہے کہ جو اس مطالبہ زر کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں وہ ناں کہیں۔ ہاں کی آوازیں زیادہ ہیں لہذا مطالبہ زر نمبر ایک اصل حالت میں منظور ہوئی۔ اب میں وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ وہ مطالبہ زر نمبر ۲ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): مطالبہ زر نمبر ۲ میں تحریک چیز کرتا ہوں کہ ایک رقم جو چار کروڑ ۲۳ لاکھ ۹۲ ہزارے سو ۹۳ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالات کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ کے دوران میں صوبائی آب کاری برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنے سرکاری سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو چار کروڑ ۲۳ لاکھ ۹۲ ہزارے سو ۹۳ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالات کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ کے دوران میں صوبائی آب کاری برداشت کرنے پڑیں گے۔ سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے؟ جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں وہ ناں کہیں۔ ہاں کی آوازیں زیادہ

بیں لہذا تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ صاحب مطالبہ زر نمبر ۳ پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 2

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۳ کروڑ ۶۳ لاکھ ۹۲ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران مسلسلہ مدد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۳ کروڑ ۶۳ لاکھ ۹۲ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران مسلسلہ مدد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 3

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۰ لاکھ ایک ہزار ۸۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران مسلسلہ مدد "اشامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۰ لاکھ ایک ہزار ۸۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران مسلسلہ مدد "اشامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ یہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 4

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷۳ لاکھ ۸۲ ہزار ۶ سو ۲۶ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "مورہ ہیں گلرو ایکٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسٹاکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷۳ لاکھ ۸۲ ہزار ۶ سو ۲۶ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "مورہ ہیں گلرو ایکٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسٹاکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبة زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 5

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷۳ لاکھ ۸۲ ہزار ۶ سو ۸۱ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "دیگر میکسر اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں۔

جناب اسٹاکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷۳ لاکھ ۸۲ ہزار ۶ سو ۸۱ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "دیگر میکسر اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسٹاکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبة زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 6

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۷ کروڑ ۳۲ لاکھ ۸ ہزار ۳ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "پشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۷ کروڑ ۳۲ لاکھ ۸ ہزار ۳ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "پشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناکہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 7

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶ کروڑ ۲۶ لاکھ ۳۸ ہزار ایک سو ۰ اروپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "ایڈمیشن آف جنس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶ کروڑ ۲۶ لاکھ ۳۸ ہزار ایک سو ۰ اروپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "ایڈمیشن آف جنس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناکہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبات زرنمبر 8

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۵۹ کروڑ لاکھ ۳۲ ہزار ۲ سو ۳۳ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بنسٹلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۵۹ کروڑ لاکھ ۳۲ ہزار ۲ سو ۳۳ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بنسٹلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ نہ کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبات زرنھیز ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔ اس میں کوتی کی تحریک عبدالرحیم خان مندوخیل پیش کریں۔

مطالبات نمبر ۸ مد "پولیس ولیوریز (لا اینڈ آرڈر)" مجانب۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ایک ارب ۵۹ کروڑ لاکھ ۳۲ ہزار ۲ سو ۳۳ روپے کے کل مطالبات زرنھیز مدنظر میں تحریک پیش کریں۔ اس میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ علمائی تحریک تخفیف زر۔

جناب اپنیکر: مد "پولیس ولیوریز (لا اینڈ آرڈر)" مجانب۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل تحریک یہ ہے کہ مبلغ ایک ارب ۵۹ کروڑ لاکھ ۳۲ ہزار ۲ سو ۳۳ روپے کے کل مطالبات زرنھیز بنسٹلہ مد "پولیس ولیوریز (لا اینڈ آرڈر)" میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ علمائی تحریک تخفیف زر۔ آپ اسکی وضاحت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: بجت میں سال پہ سال پولیس اور ولیوریز کے لئے مزید رقم مختص کرنے کے باوجود جرائم کی شرح میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہی ہوا پولیس اور ولیوریز میں سے کمی لوگ اپنے فرائض سرانجام دینے کی بجائے بالخصوص شاہراوں میں جرائم میں ملوث رہے اور پولیس میں اعلیٰ سطح پر

بھرتی کے دوران قواعد و میراث کو نظر انداز کر کے امتیاز برداشت جاتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اپنی بکریہ ہم ایک بنیادی مسئلہ اسن و امان کا ہر وقت ہمارے صوبے کے زیر غور ہے اور بلکہ عمومی طور پر انسانی طور پر انسیت ایڈیشنریشن میں ایک ہم ان کا فکشن ان کی ذیوقی یہ ہے کہ اسن و امان قائم کریں اس کے لئے عوام اپنے آپ مبنگائی غربت دوسرا چیزیں مسلط کر کے اپنے جیب سے میکسرز ڈیتے ہیں اور پھر پولیس پر ان کو خرچ کیا جاتا ہے یہ پھر پولیس کی ذمہ داری ہے لیویز کی ذمہ داری ہے کہ اسن و امان قائم رکھیں لیکن یہ ہماری بد قسمی ہے کہ جزوی پاکستان میں یہ ہے اور ہمارے صوبے میں اب ایسا آرباب ہمارے ہمارے اپنے پولیس جو عوام نے ان کو نیکیں دیا عوام نے انہیں مسلح کیا ہے وہ ان کے مختلف پہلوؤں ہے ایک یہ ہے کہ وہ جرم ہے ان کا بخ کرنی کرتا چاہئے لیکن وہ ان کی بخ کی تو کجبا باقاعدہ اس کے شرح میں یہ میرا سوال تھا آج اگر وہ ہوتا اس کا ریکارڈ آتا میں انشاء اللہ آپ کو دیکھاتا۔ اب جناب اولا یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اکثریت پولیس خود گرانی اور مجرم کی سر پرستی کرتے ہیں پالتے ہیں یہ ان کا حصہ ہیں لورالائی شاہرہ پر جو جرائم ہیں پولیس وہاں سر پرستی کر رہی ہے مسلسل ڈاکے پڑ رہے ہیں پولیس کو علم ہے۔ ایف سی نے گولیوں سے مارا۔ صوبے میں جرم کی شرح بڑھ رہی ہے اور اس میں خود ملوث ہیں اور پولیس کی بھرتی میں پشوتوں سے امتیاز کر کے انہیں محروم کیا جا رہا ہے یہ صوبہ پشوتوں بلوچ کا قومی صوبہ ہے یہاں پشوتوں کو ایسے حساس ادارے میں ان کی بھرتی نہ ہوان کی سروں نہ ہوا ایک قوم کو محروم کرنے ان کو اتفاقیت میں تبدیل کرنا۔ یہ جاری عمل ہے (مداخلت) جناب والا کنوئی میں پالیسی کی بات ہوتی ہے اور حکمت عملی پر بات ہوتی ہے پولیس کے اضافی بجٹ پر بات کر رہا ہوں اور ہمارا ہوں کہ ہمارے کیا معروضات ہیں کوئی پالیسی غلط ہے اور ہم نے یہاں اپنی پارٹی پالیسی دینی ہے جو ہمارے پالیسی ہے وہ پیش کرنی ہے اگر صحیح ہے تو ہاؤس اس سے اتفاق کر کے اسے منظور کریں گے۔ اس کے ساتھ جو اس کا خرچ ہے باقاعدہ اس میں مخفی بجٹ میں میں پچیس کروڑ روپے اضافہ ہوا اب میں پچیس کروڑ روپے اضافہ ہوا ہے اور اس کے باوجود جرم بھی ہیں اور ہمارے لوگوں کو بھرتی نہیں کیا جاتا ہے ہم اس پالیسی کو

رد کرتے ہیں اور اس امتیاز کو رد کرتے ہیں اور یہ حوزہ رکاذیہ میانگی سے اس کو رد کرتے ہیں اور یہم ہاؤس سے گزارش کرتے ہیں ہمارے اس ذیمہ میانگی کو منظور کر کے اس چیز کا اظہار کرے اتفاق کرے کہ حکومت نے جو غلط پالیسی ہائی بے اس کو منظور کرے۔

جناب اپسیکر: میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائے۔
سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب والا جس مد میں کتوتی کی بات معزز ممبر نے کی ہے میں اس معزز ایوان میں یہ بتاتا چلوں کہ اس بد جواضی تھی اسیں اور الاؤنسز دیے جائیں گے یا اس میں شامل ہے اس نے بڑھ گیا ہے اس کے علاوہ اگلے سال جو پولیس اور لیویز کو ضروری آلات اور اسلحہ دیا جائے گا امن و امان قائم رکھنے کے لئے دیگر اخراجات سے بھی اس میں شامل ہیں تو لہذا میں نہیں سمجھتا کہ یہ اتنے زیادہ اخراجات ہیں اور کل معزز ممبر نے لاءِ اینڈ آرڈر پر بہت زور دیا ہے لہذا حکومت کی کوشش ہے کہ امن و امان کے مسئلے کو بہتر بنایا جائے مطالبہ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے اور کتوتی کی تحریک کو روکیا جائے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناکہیں چونکہ باس کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 9

جناب اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۲۵ لاکھ ۳۲ میلارے سو ۵۵ روپے سے مجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "قید خانہ جات و آبادکاری سزا یافتگان" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۲۵ لاکھ ۳۲ میلارے سو ۵۵ روپے سے مجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "قید خانہ جات و آبادکاری سزا یافتگان" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 10

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۵۵ لاکھ ۷ ہزار ۷ سو ۷ روپے سے متجاوز ہے۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰۰۰ء / جون ۲۰۰۰ء کے دوران

بسیلمہ "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۵۵ لاکھ ۷ ہزار ۷ سو ۷ روپے سے متجاوز ہے۔

وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰۰۰ء / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسیلمہ "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 11

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۲ لاکھ ۹ ہزار ۷ سو ۲ روپے سے متجاوز ہے۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰۰۰ء / جون ۲۰۰۰ء کے دوران

بسیلمہ "نا رکنک کنشول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۲ لاکھ ۹ ہزار ۷ سو ۲ روپے سے متجاوز ہے۔

وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰۰۰ء / جون ۲۰۰۰ء کے دوران

بسیلمہ "نا رکنک کنشول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو

اُنکے خلاف ہے وہ ناس کیسیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک محفوظ ہوئی مطالبات زر محفوظ ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبات زر نمبر 12

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جواہیک ارب ۱۳ کروڑ ۲۶ لاکھ ۳۸ ہزار ایک سو ۷ رواپ سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماہی سال تھیہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ "سول ورکس پشوں عملہ چار جزا" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جواہیک ارب ۱۳ کروڑ ۲۶ لاکھ ۳۸ ہزار ایک سو ۷ رواپ سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماہی سال تھیہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ "سول ورکس پشوں عملہ چار جزا" برداشت کرنے پڑیں گے۔
محرك اس میں کتوتی پیش کریں۔

مطالبات نمبر ۱۲ م "سول ورکس (کیونی سرومنز)" مجاہد۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ایک ارب ۱۳ کروڑ ۲۶ لاکھ ۳۸ ہزار ایک سو ۷ رواپ کے کل مطالبات زر بدلہ "سول ورکس (کیونی سرومنز)" میں بقدر ۵ کروڑ رواپ کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ کفایت شماری۔

جناب اپسیکر: مطالبات نمبر ۱۲ م "سول ورکس (کیونی سرومنز)" مجاہد۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

تحریک یہ ہے کہ مبلغ ایک ارب ۱۳ کروڑ ۲۶ لاکھ ۳۸ ہزار ایک سو ۷ رواپ کے کل مطالبات زر بدلہ "سول ورکس (کیونی سرومنز)" میں بقدر ۵ کروڑ رواپ کی تخفیف کی جائے۔
تصریحات۔ کفایت شماری۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں یہ جناب والا یہ آپ ہاں سے ایک پہنچنیں وہ منگوالیں۔

جناب اپسیکر: جو قواعد ہیں دیکھیں تخفیف کی جو ترمیم ہے وہ آپ تقریر میں بولیں نہ ہجی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: With due respect میں تو یہ ریکارڈ کرو ہوں گا۔

جناب اپسیکر: آپ تقریر میں بولے جناب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں تقریر کے علاوہ یہ اس کا حصہ ہے۔

جناب اپسیکر: آپ دیکھیں یہ نہیں ہے اس کا حصہ۔ آپ کا وہاں فتحم ہو گیا کہ بقدر ۵ کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں کیا وجہ ہے ۵ کروڑ روپے ہم یہاں پہلے سے تصریحات اس کا حصہ ہے۔

جناب اپسیکر: تو آپ بولیں کیا بات اپنے تقریر میں بولے آپ۔ نہیں میں نہیں اجازت دوں گا۔ اس کا حصہ نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ فارم کا حصہ جناب اس کا حصہ ہے۔

جناب اپسیکر: عبدالرحیم خان صاحب میں نہایت ادب گزارش کرو گا آپ نے ۵ کروڑ کا تخفیف کا بات کہہ دیا آپ نے بس اس کے بعد تقریر میں آپ بولئے پیشک بولئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس کو ریکارڈ کرنا ہے۔

جناب اپسیکر: اللہ اکبر نہیں ہو سکتا ہے جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں ہم بول سکتے ہیں لیکن ایک پیشہ میں بول سکتے ہیں۔

جناب اپسیکر: بولئے آپ بعد میں پیشک بولے اس پر آپ کی کٹوتی کی تحریک یہ کہ جناب ۵ کروڑ روپے کی کٹوتی اس میں کی جائے بس ہو گئی ہے آپ نے کہہ دیا آپ اپنے دلائل میں کہیے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہم جناب والا روپ کے مطابق ہم نے پہلے ہی جناب ان کا وجہ بیان کیا۔

جناب اپسیکر: میں روپ کی بات کرتا ہوں جناب۔ میں روپ کی بات کر رہا ہوں آپ سے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس وقت میں آپ کی روینگ کا احترام کر کے انہیں آپ مہربانی کریں یہ جو پہاں کو روئی کشیدہ کریں یہ ایسا نہ کریں بلکہ یہ تمام ایک سال کی کارروائی اور یہ جو جناب اپنیکر: میری جان عبد الرحمن خان مندوخیل میں آپ کا احترام کرتا ہوں آپ کا ادب کرتا ہوں آپ کی عزت کرتا ہوں میں تسلیم کرتا ہوں مگر عرض یہ ہے کہ جو ہم چاہتے جس طرح کارروائی کرتا ہوں آپ کی عزت کرتا ہوں میں دیے کریں اپنے تقریر میں بیٹھ کر دیں Thank you very much تحریک یہ ہے کہ مبلغ ایک ارب ۱۲ کروڑ ۳۸ لاکھ ہزار ایک سو ۷۸ روپے کے مطالبہ زر بدلہ م سول ورک لشمول مملکت چار جزیں بقدر ۵ کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔ میں سرک سے گذارش کر دیا کر دیا کر دیا اپنے دلائل دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں جناب والا سب سے پہلے ان وجوہات کو آپ کے سامنے رکھوں گا اور میں اپنے اس فارم پر جو کچھ ہم نے لکھا ہے ان کو Refer کروں گا میں Quote کرو گا یہ ہیں کہ چونکہ بلڈنگ اور روڈ کی repairs کے فنق سالانہ کے کروڑوں کی رقم سے سالوں شادنا دری کوئی حقیری رقم repairs پر خرچ کر کے باقی رقم کو بالکل ضائع کیا جاتا ہے لہذا Repairs کے مدت میں بچت کر کے عوام پر ناروا بوجھ کو کم کیا جانا چاہیے جناب والا یہ پہلے بھی ہم نے عرض کیا کہ کرنٹ بجٹ میں غیر ضروری اضافے ہوئے ہیں ان کو کم کر بے ترقیاتی میں لگایا جائے جناب والا آپ نے سول ورک B&R میں دیکھا ہے ہر سال کروڑوں روپے مثلاً پچھلے سال کروڑ روپے ان کو ہم لوگوں نے اس اسی میں عوام کے جیب سے الیکٹس کیا ۱۹ کروڑ روپے میں تمام صوبے میں کوئی سڑک چیلنج کر رکھا کہ انہوں نے ایک بیچٹ مٹی بھی ڈالا ہو یعنی ہم الیکٹ کرتے ہیں عوام کے عوام کے جیب سے اور وہ جو ہیں ۱۹ کروڑ روپے کھا لیتے ہیں یہی افسوس کی بات ہے اور پھر بجٹ تیار کرتے ہوئے وزیر خزانہ صاحب کو اس پر ہمیں یہ افسوس ہے کہ پالیسی میکر جو وہاں بیٹھے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب کا کابینہ کے ممبر ان انہوں نے ۳۲ کروڑ روپے رقم کیا یعنی جو رقم انہوں نے کبھی خرچ نہیں کی اس رقم کو ۳۲ کروڑ روپے ۳۲ کروڑ۔ معنی کیا ہوئے تقریباً ۱۳ کروڑ اضافہ اور آپ حیران

ہو گئے جناب والا زراعت میں ایک کروز روپے ڈولپمنٹ کا آپا شی میں ایک کروز ۲۰ لے لاکھ ڈولپمنٹ کا اور کروز کا جو تیری ہے ان کے لئے بھی ۱۲ کروز روپے ایلوکشن یعنی سب ملا کر اس کے برابر نہیں ہو رہا ہے یعنی یہ جناب والا بڑا افسوس ہے اس طرح فضول خرچ کر کے ایک ناروا اس کے معنی ہے کہ کامپینٹ میں یا وہاں جو بجت بنایا جا رہا تھا اس میں vested interest جو انگریزی میں کہتے ہیں خصوصی مفاد والے اتنے طاقتور تھے کہ انہوں نے اپنے لئے ۱۲ کروز روپے اضافی ایلوکشن کرایا یہ جو ہے صوبے کے ساتھ زیادتی ہے میں ریکویٹ کروناگا وزیر خزانہ سے تمام گورنمنٹ پیپریز سے کہ اس کنوئی موشن پر باقاعدہ اس کو منظور کریں اور واقع ہم ایک میں انگریزی میں لفظ استعمال کروناگا ایسے لوگوں کو ایسے اداروں کو سکھل ہم دیں اس اسٹبلی کی طرف سے آپ عوام کے جو مجبوری سے جمع شدہ میکسیز ہیں ان کے وسائل ہیں غریب صوبے کے ان کو ہم مزید آپ کو ناروا خرچ کرنے کا ہم اجازت نہیں دیں گے یہ میری ریکویٹ ہے یعنی گورنمنٹ کے پیپریز سے کہ اس کنوئی کے موشن کو منظور کر دیا جائے۔

جناب اپیکر: مہر بانی جناب۔ وزیر خزانہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اپیکر اس مدد میں مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران بھی ایک سوتیرا کروز روپے رکھے گئے تھے ایک سوتیرا کروز میں سے ۸۱ کروز روپے صرف تجوہ ایں اور الاؤنسز اس مدد میں ہیں اور اس کے علاوہ ہم ۳۲ کروز روپے چھر اور مینیمیس کے لئے رکھے تھے لیکن مالی بحران کی وجہ سے ۳۲ کروز کی جگہ ہم صرف ۲۰ کروز روپے دے پایا جیسے کہ حکومتی جواناٹی میں اس میں بلڈنگیں ہیں دفاتر ہیں اور باتی چیزیں یہ بڑی طرح سے متاثر ہوئے ہیں اس سال تو اگلے سال ان کی مرمت اور اس میں تجوہ ایں اور الاؤنسز جو اضافی ہیں وہ تمام اس میں شامل ہیں لہذا میں نہیں سمجھتا کہ اس رقم میں کسی جائے لہذا میرا معزز رکن سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اس کٹ موشن پر زور نہ دیں اور اس کو اصل حالت میں منظور ہونے دیں۔ شکریہ۔

جناب اپیکر: شکریہ تھی۔ سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۱۲ میں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس میں ذرا میں اپکسلین کرونا کے ۱۹ کروڑ روپے انہوں نے پچھلے سال دیے ہیں آپ ۳۲ کروزیہ ہے اصل بات یہ ہو ہے صرف رہبر کے لئے۔
جناب اپسیکر: تشریف رکھیں جی۔ تشریف رکھیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں۔ تھے ۱۹ کروڑ روپے۔ آپ کا اشیائیت یہی ہے ۱۹ کروڑ آپ نے دیا۔

جناب اپسیکر: چلے جی اب۔ سوال یہ ہے کہ آیا مطالبه زر نمبر ۱۲ میں تخفیف زر کی تحریک کو منظور کی جائے؟ جواہر اکیم اس کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں تا کہیں۔ تا کی آواز زیادہ ہیں لہذا تحریک نامنظور ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ مطالبه زر نمبر ۱۲ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ جو اس کے حق میں ہے ہاں کہیں جو اس کے خلاف نہ کہیں۔ ہاں کی آواز زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی اور مطالبه زر نمبر ۱۲ اصل میں منظور ہوئی۔ اب وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر ۱۳ پیش کریں۔

مطالبه نمبر ۱۳

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جواہد کروڑ ۶ لاکھ ۵۵ ہزار ۵ روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ "پیلک ہیلتھ سرویز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جواہد کروڑ ۶ لاکھ ۵۲ ہزار ۵ روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ "پیلک ہیلتھ سرویز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: آپ کتوتی کی تحریک پیش کریں۔

مطالبه نمبر ۱۴: "پیلک ہیلتھ سرویز (کیوٹی سرویز)" مجاہب۔ جناب عبد الرحیم خان مندوخیل میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۱۵ کروڑ ۶ لاکھ ۵۲ ہزار ۵ روپے کے کل مطالبات زر بدلہ "پیلک ہیلتھ سرویز (کیوٹی سرویز)" میں بقدر ۴۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ علمتی تحریک تخفیف زر۔

جناب اپسیکر: مطالیہ نمبر۔ ۳ م” پیک ہیلتھ سرورڈز (کیوٹی سرورڈز)“
منجانب۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

تحریک یہ ہے کہ مبلغ ۱۵ کروڑ ۲۶ لاکھ ۵۲ ہزار ۵۰ روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ م”
پیک ہیلتھ سرورڈز (کیوٹی سرورڈز)“ میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔
تصریحات۔ علمتی تحریک تخفیف زر۔

جناب اپسیکر: میں معزز رکن سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی کٹوتی کی تحریک کے حق میں دلائل
مویں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ہم نے جو کٹ موشن پیش کیا ہے اور اس میں جو وجوہات
دی ہیں چونکہ میں اس کو کوت کروں گا چونکہ کیوٹی سے یعنی عوام سے مختلف بل واسطہ میکس لیکر ہی خزانہ
سرکار، ہمارا ہتا ہے اس لئے کیوٹی کے نام پر عوام پر ضریب بوجھڈا لانا نا انصافی ہے اور حکومت کی اپنی ذمہ
داری سے روگردانی ہے اس لئے واٹر سپلائی اسکیم کو کیوٹی کے نام پر عوام بوجھڈا لئے کی پالیسی ترک
کر کے صوبہ کے تمام واٹر سپلائی اسکیم کو بحال کر کے حکومت خود چلائے۔ جناب والا یہ جو تمام پیک
ٹریڈری میں پیسہ آتا ہے وہ عوام کا ہے عوام بل واسطہ میکس سے سیل میکس دوسرا میکس مختلف میکس وہ
لگاتے ہیں اور ہم ان میکس کے زرعی خزانے کو بھرتے ہیں اب جب عوام نے خزانے کو قدم دے دی
اس کے بعد آج کل انہوں نے ایک نیا اصطلاح بنایا ہے کہ یہ جو مختلف ادارے ہیں مثال کے طور پر
واٹر سپلائی یا آپ سمجھیں ہسپتال یا کوئی اور چیز وہ کہتے ہیں کہ یہ عوام چلا کیں بظاہر یہ بڑا لکش لفظ ہے
لیکن یہ عوام پر دوبارہ عوام پر مالی بوجھڈا لانا ہے سیکھیں آپ نے دیکھا کہ یہاں وزیر خزانہ صاحب نے دیا
ہے کہ ایک ہزار سے بالا جو واٹر سپلائی اسکیم ہے جو کہ قائم کئے گئے ہیں اور بنائے ہیں اس پر عوام کا
خرچ ہوا ہے لیکن اب انہوں نے اس کو بند کیا ہے کہ یہ ہاں کے گاؤں والے یا وہاں کے لوگ خود
چلا کیں اس سے ہمارے ایک ہزار سے زیادہ واٹر سپلائی اسکیم جن پر کروڑوں روپے خرچ ہوا ہے ایسے

بیکار پرے ہیں اور عوام کو فائدہ نہیں پانی نہیں مل رہا ہے تو یہ جو ہے ایک یورپ والے انکے پاس شاید انہوں نے اتنا پیسہ لوٹا ہے کہ کتنا بھی بیکس ادا کریں وہ خرچ کر سکتے ہیں اب جو ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں اور ہمارے عوام جو ہیں ایسے بڑے بڑے واٹر سپلائی کی اسکیوں کو یاد گرا ایسی اسکیوں کو چلانے کے قابل نہیں ہیں۔ اس لئے ہم یہ روکاٹ کرتے ہیں کہ یہ پالیسی کو تبدیل کیا جائے اس سے ہمیں عوام کو مشکلات کا سامنا ہے اس جیکیک سختی دے کہ یہ پالیسی غلط ہے اور اس کو بحال کیا جائے گا اور خرچ ہو گا اب حکومت اس کو خود اس کو چلائے گا۔ جب کروڑوں روپے دے رہے ہیں تو یہ بھی ہونا چاہیے۔

جناب اپنیکر: وزیر خزانہ صاحب۔

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب اپنیکر صاحب گزشتہ سال اس کے لئے چار سو میلین رکھے گئے تھے اور اس سال پانچ سو سوچین میلین رکھے گئے ہیں تو اضافہ جو ایک سو سوچین میلین کا گیا ہے اس میں ایجنسی الاؤنسرز تھوڑا ہیں اور دوسری مدت شامل ہیں اور پہلے سال جتنی رقم اس سیکندر میں رکھی تھی اس کے باوجود اس سال کے آخر میں جب ہم نے حساب کتاب کیا تو اس مدعا یہ حکومت قرض دار ہے تسلی کے سلسلے میں دوسرے سلسلے میں جو کل تک ہماری بھلی بھی جا رہی تھی اور وہ خود فرماتے ہیں کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ رلیف دی جائے تو ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ کتنے موشیں صحیح ہے لہذا امیر الیوان سے گزارش ہے کہ اس کتنے موشیں کو رد کر کے مطالبہ زرکو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر تیرہ میں جو کٹ موشیں آئی ہے اس کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہاں کہیں اور اس کے مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ مخالف کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک تا منظور ہوئی اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر تیرہ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے اس کے جو حق میں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے اس لئے مطالبہ زر نمبر تیرہ ملکی حالت میں منظور ہوا۔

مطالبه نمبر 14

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو کروڑ ۲۶ لاکھ ۷ ہزار ۳ سو ۵۹ روپے سے متجاوز ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مدد "اربن ورکس - بی و اس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو کروڑ ۲۶ لاکھ ۷ ہزار ۳ سو ۵۹ روپے سے متجاوز ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مدد "اربن ورکس - بی و اس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے اس اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبدہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه نمبر 15

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۸۵ لاکھ ۷ ہزار ۸ سو ۲ روپے سے متجاوز ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مدد "کیوٹی سینفرز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۸۵ لاکھ ۷ ہزار ۸ سو ۲ روپے سے متجاوز ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مدد "کیوٹی سینفرز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے اس اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبدہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ ارب ۹۲ کروڑ ۴۳ لاکھ ۳۲ ہزار ۸۸ سو ۵۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال بختیر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ کے دوران مسلسلہ مدد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ ارب ۹۲ کروڑ ۴۳ لاکھ ۳۲ ہزار ۸۸ سو ۵۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال بختیر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ کے دوران مسلسلہ مدد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: کوتی کی آپ تحریک پیش کریں۔

مطالبه نمبر۔ ۱۶ مدد "تعلیم (سو شل سر و مز)" مخابر۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۳ ارب ۹۲ کھاکھ ۳۲ ہزار ۸۸ سو ۵۵ روپے کی کل مطالبات زر مسلسلہ مدد "تعلیم (سو شل سر و مز)" میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ علمتی تحریک تخفیف زر۔

جناب اپسیکر: مطالبه نمبر۔ ۱۶ مدد "تعلیم (سو شل سر و مز)" مخابر۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

تحریک یہ ہے کہ مبلغ ۳ ارب ۹۲ کھاکھ ۳۲ ہزار ۸۸ سو ۵۵ روپے کی کل مطالبات زر مسلسلہ مدد "تعلیم (سو شل سر و مز)" میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ علمتی تحریک تخفیف زر۔ (آپ اسکی وضاحت فرمائیں۔)

پُرس موسیٰ جان: point of order sir وزیر قانون سورہ ہے سر۔

جناب اپسیکر: سونے دیجئے وہ بیمار ہے آپ تشریف رکھیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپسیکر زکوٰۃ ایسی ہی ہوتی ہیں۔

جناب اپسیکر: آپ بولیں عبدالرحیم خان صاحب۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: ایسا نہیں کہ ہارت ایک ہو جائے۔

جناب اپسیکر: no crass talk please چھوڑیں ایک ممززر کن بات کرنا چاہتا ہے چھوڑیں ان کو۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میں ان وجوہات کو بہاں کوٹ کروں گا جو ہم نے یہ کث موشن کے لئے دیئے ہے جناب والا صوبہ میں کسی عکوتی تعلیمی ادارے کے طرف سے کوئی معیار مقرر کیے اور کسی ضروری سرکاری کے بغیر ہر درجہ کے تینی اسکول و دیگر تعلیمی ادارے کھولے جا رہے ہیں مذکورہ تینی ادارے کسی صوبائی قانون و اصول کے پابند نہیں ہے ہر اصول کے خلاف اور ماہنامہ فیس کی صورت میں طالب علموں سے بھاری رقوم لی جا رہی ہیں اور ان فیسوں میں بلا جواز مسئلہ بھاری اضافہ کیا جا رہا ہے لہذا اشد ضروری ہے کہ صوبائی حکومت فوری طور پر اس سلسلہ میں ایک جامد قانون بنائے کرنا۔ بھاری فیسوں اور ان پر بلا جواز اضافہ سے صوبہ کے طالب علموں اور ان کے والدین کو چھکا را دلا کر کر تینی اداروں کو قانون کا پابند کریں جناب والا یہ ایک ایسا مسئلہ ہے میرے خیال سے ہمارے گورنمنٹ کے پارٹیزنس اس پر متفق ہے کہ جو تینی اسکول کھولے جا رہے ہے ان کے لیے کوئی ایسا رعی طور پر ادارہ ہی نہیں ہیں۔

جناب اپسیکر: یہ پیسے تو ان کے لیے نہیں رکھے گئے ہیں یہ مطالبہ زر جو آ رہا ہے یہ پرائیویٹ اسکولوں کے لیے تو نہیں رکھے گئے ہیں سرکاری اسکولوں کے لیے رکھے گئے ہیں آپ بات کر رہے ہیں پرائیویٹ اسکولوں کا کٹوتی کی تحریک آپ دیکھیں یہ پرائیویٹ اسکولوں کے لیے نہیں ہے نہ یہ پرائیویٹ اسکولوں پر خرچ ہو گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب اپسیکر تعلیم کے مکمل کے لیے ہے کٹوتی ہماری ایک گریومنٹ ہے۔

جناب اپسیکر: اس پیسے میں سے ان کو نہیں ملے گا پیسے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں اسی لئے تو یہ سور و پیسے ہے اسی لئے تو یہ سور و پیسے ہے۔

جناب اپسیکر: چاہے ایک پائی ہو ان کو نہیں ملتا ہے پرانی بیت اسکو لوں کو۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب اپسیکر یہ نوکن کرتے ہے علمتی کٹتے ہے جناب والا یہ ہم پالیسی کے حوالے سے جو عوام کا ایک گریومنس ہے تعلیم کے محکے کے اور تعلیم کے نظام حکومت کے کوہ جو بے پرانی بیت تعلیمی نظام کنشروں کرنے کے لیے ابھی تک کوئی قانون جامنہیں بنائے نہیں بنا رہے جیس پرانی بیت ادارے بن رہے ہیں ان پر کروڑوں روپے خرچ ہو رہا ہے اور یہ باقاعدہ بچوں کا داغہ فیصلے بے انتہا بغیر کسی قانون کے بغیر کسی اصول بغیر کسی معیار کے اور پھر مختلف فیصلے وہ مسئلہ لی جاتی ہیں اور مسئلہ بڑھاتی جاتی ہیں ابھی پچھلے دنوں آپ نے دیکھائی اسکوں کا آپ نے فوجی فاؤنڈیشن کا دیکھا آپ نے دوسرے اسکو لوں کو جو رلیجنس وہ ہے فاؤنڈیشن ان کے انہوں نے اتنا فیصلہ بڑھایا کہ لوگوں پر اتنا مشکل ہوا کہ اب بچوں کو وہ نکال رہے ہیں بلکہ میں ایک بات کہ یہاں ہمارے وزیر تعلیم صاحب کے الفاظ یہ ہے کہ ان کے بچوں کو چار بچوں کو یا تین بچوں کو اسکوں سے نکالا گیا تھا اور وہ بچے دہاں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ رہے تھے وزیر تعلیم صاحب ویسے بھی ان کا اچھا یعنی اسودہ حال ہے گزر اوقات ان کا ہوتا ہے اور آج کل نہ سڑھے تو اسکے باوجود جب اس کے بچے دہاں بیٹھے رہ رہے ہو باقی یہ جو اکثریت ہمارے عوام ہے جناب والا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں اسکے علاوہ دوسرے معیار کا مسئلہ اساتذہ کے معیار کا مسئلہ اور اسکے حوالے سے بڑا ضروری ہے کہ باقاعدہ جامد قانون بننا چاہیے اور ان تمام اداروں کو ان کا پابند کیا جائے اور جی کہ ان کے نتائج کا انہا بھی ایک ستم ہو تو اس لیے ہم ایک نوکن ہم نے کٹ موشن دیا ہے ہم گورنمنٹ کے پارٹیز سے request کریں گے وہ اس کو منظور رہیں اور ایک قسم کی اسیبلی کی طرف سے یہ گورنمنٹ کو نشاندہ ہو کہ وہ اس قانون کو جلد از جلد منظور کریں اور پاس کروائے مہربانی۔

جناب اپسیکر: مہربانی thank you very much وزیر خزانہ صاحب۔

سید احسان شاہ (سینئر وزیر): مہربانی جناب اپسیکر یہ مسئلہ اس سے قبل بھی اس ایوان میں اخفاہے اور اس ملسلے میں کمیٹیاں تشكیل دی گئی ہیں جن میں سینئر افسران اور اس بجکو کیشنز شامل ہے ان

کمیٹیوں کے ذمے یہ کام لگایا گیا ہے کہ وہ جا کے ان ایسے اسکولوں کے نشاندہی کریں یا اسکولوں میں
جا کر دیکھیں جو بھی اسکول ہے یہاں لوگوں نے قائم کیے ہوئے ہیں ان سے آیا لوگوں کو فائدہ ہے عام
عوام کے دمترس میں ہے یا نہیں ہے اور دوسرا جناب والا گزارش یہ ہے کہ اس میں واقعی توانیں جو
ہمارے پاس موجود ہے اس وقت بلوجستان registration of un recognized deucation Institute Ordinance 1996
تجویز کر رہے ہیں کہ موجودہ حالات کے مطابق ان کے کچھ شقون میں اضافہ کیا جائے یا موجودہ
حالات کے مطابق اس قانون کو ڈالا جائے میں عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کے اس بات سے
متفق ہوں یہ جو بھی اسکویں ہیں ان کے اندر کوئی نظم نہیں یا حکومت کے تابع یا حکومت ان کے اوپر کوئی
ایسا کنٹرول رکھیں جو وہ عوامی امگوں کے مطابق ہو اور عوام کے لیے مشکلات نہیں بلکہ وہ عوام کے لیے
سہوتیں پیدا کریں تو اس ہم نوٹس لے رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اب عبدالرحیم خان مندوخیل
صاحب کا اپنا یہ کث موشن پر زور نہیں دینا چاہیے اور اصل حالت زراس صورت میں اس کو منتظر کرنا
چاہیے

جناب اپسیکر: شکریہ جی سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۲۶ تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائیں جو
ارکین اس کنونتی کے تحریک کے حمایت میں ہے وہاں کہیں جو اس میں نے پٹ کر دیا ہے جوار اکین
اس کنونتی کے تحریک کے حق میں ہے ہاں کہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا وزیر خزانہ کہتے ہے کہ میں ۔۔۔ کمٹٹ کی ہے کہ تم یہ
کریں گے تو میں اس پر دباؤ نہیں ڈالوں گا پھر میں Stress نہیں کروں گا۔

جناب اپسیکر: اچھا thank you very much پھر ہم اسکو آسان آسان پیش کرتے
ہیں اس کو جی thank you very much تحریک نے جناب وزیر صاحب کی اسٹیٹ منٹ کے
بعد ارشاد فرمایا کہ وہ اس پر زور نہیں دے رہا ہے میں اب میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کو اصل حالت
میں پیش کروں گا سوال یہ ہے کہ مطالبہ نمبر ۱۶ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہے وہ

مطالبہ نمبر 17

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جواہر لالہ کھے ہزار ۲۶ سو ۹ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مدد آثار قدیمة برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جواہر لالہ کھے ہزار ۲۶ سو ۹ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مدد آثار قدیمه برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے اس اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اسکی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ نمبر 18

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جواہر ارب ۲۸ کروڑ ۹۳ لاکھ ۸۶ ہزار سو ۹۸ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مدد "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جواہر ارب ۲۸ کروڑ ۹۳ لاکھ ۸۶ ہزار سو ۹۸ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مدد "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: آپ کتوتی کی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ نمبر ۱۸ مدد "صحت (سو شل سر دمز)" مخاب۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخلی میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ایک ارب ۲۸ کروڑ ۹۳ لاکھ ۸۶ ہزار سو ۹۸ روپے کی کل

مطالبات زر بسلسلہ مذکور "صحت (سوشل سرویز)" میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ علامتی تحریک تخفیف زر۔

جناب اپنیکر: مطالبه نمبر۔ ۱۸ مذکور "صحت (سوشل سرویز)"

منجانب۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

تحریک یہ ہے کہ مبلغ ایک ارب ۲۸ کروڑ ۹۳ لاکھ ۸۶ ہزار ۷ سو ۹۸ روپے کی کل مطالبات زر بسلسلہ مذکور "صحت (سوشل سرویز)" میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ علامتی تحریک تخفیف زر۔

جناب اپنیکر: میں محکم سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی کنوئی کی تحریک کے بارے میں اپنے دلائل دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میں نے جو کٹ موشن پیش کیا ہے اور اس کی وجہ بات میں نے لکھی ہیں وہ یہاں پڑھ دوں۔ چونکہ صوبے میں بڑی تعداد میں بخی ہسپتال کھولے گئے ہیں اور مزید کھولے جا رہے ہیں اور مذکورہ بخی ہسپتال اور صحت کے دوسرے مرکزاں کی فیس اور دیگر خرچ اور مہیا رونگیرہ میں کسی قانون وغیرہ کے پابندیوں ہے اور اس طرح صحت کے معاملے میں بے انتہا مہنگائی کا سامنا ہے لہذا اشد ضروری ہے کہ صوبائی حکومت اس سلسلے میں ایک جامع قانون بنائے تاکہ بخی ہسپتا لوں کو فیسوں اور دیگر امور میں قانون کا پابند کیا جائے۔ جناب کنوئی کی تین اقسام ہوتی ہیں ایک کنوئی حکمت عملی کے لئے ہوتی ہے ایک بچت کے لئے ہوتی ایک کنوئی ہوتی ہے تو کن۔ یہ کنوئی کی تحریک ہے یہ صوبے کے عوام کا ہماری طرف سے *grevengeness* ہے جناب والا ہمارے صوبے کے بارے میں آپ کو علم ہے کہ ہسپتال پر ایجوبیٹ کھولے جا رہے ہیں ان میں ذاکر پر کیش کرتے ہیں اور ہذا کہ ہمارے سرکاری ہسپتا لوں کے ذاکر بھی ان میں کام کرتے ہیں اور وہ ہسپتال یا ان کی لیہاڑیاں یا دوسرے وہ کسی بھی قانون کے پابندیوں ہے خواہ اس ادارے کے قیام کے بارے میں ہواں ادارے کے معیار کے بارے میں یا مجموعی فیس یا فیس میں اضافہ اس کے

بارے میں صوبے میں کوئی قانون نہیں ہے کوئی اصول نہیں ہے اور ہسپتال اس کی پابندی نہیں کرتے ہیں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ بار بار حکومت کے سامنے آیا ہے لیکن اس پر عمل نہیں ہوا اس اسلیٰ کے ذریعے عوام اپنے پیسوں سے گورنمنٹ کو بجت فراہم کرتی ہے تو عوام اپنا شکایت گریومنٹ ریہاں پیش کرتے ہیں اسیلیٰ میں کہ یہ لا قانونیت جو ہے اس کا گورنمنٹ ذمہ دار ہے کہ وہ اس لا قانونیت کو ختم کرے اور واقعی قانون بنانے کا رضا طبقہ بنانے کا رقمہ ہسپتالوں کو قانون کا پابند کیا جائے فیسوں کو کنشروں کیا جائے مہنگائی کو کنشروں کیا جائے اسی طریقہ ادویات کا مسئلہ ہے آپ کو علم ہے کہ ادویات مکس ادویات اس کے لئے فارمیسی والے یہ جو مختلف ادارے ہیں اس میں کوئی بھی قانون کا پابند نہیں ہے لہذا میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ یہ علامتی کٹ موشن منظور کر کے یہ اپنا اظہار کرے کہ وہ اس پر متفق ہیں اور ان کا بھی ارادہ ہے ان غلط طریقوں کو ختم کر کے قانون بنائے۔

جناب اچیکر: جی وزیر خزانہ صاحب۔

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب جس مسئلے کی طرف جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب نے ایوان کی توجہ دلائی ہے وہ واقعی مسئلہ ہے اور جو جس انداز میں انہوں نے پیش کیا ہے وہ کافی سر لیں ہے صوبے میں کئی جگہوں پر سند یافتہ ڈاکٹرنیں ہیں لیکن انہوں نے اپنی لکینک کھولے ہوئے اور غریب لوگوں سے پیسے بٹورہے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ کل کی بجت ایک حق اختمام ہو رہی تھی تو اس میں کئی ممبران نے اعتراض کیا تھا کہ غلام مصطفیٰ ترین صاحب نے کہا تھا کہ ڈاکٹر ہسپتال میں کم اور پر ایکٹ کلینکوں پر زیادہ نامم دیتے ہیں یہ حقیقت ہے اور حکومت نے دوسرے صوبوں سے صلاح مشورہ کیا ہے کہ جتنے پر ایکٹ ادارے ہیں کیا انہوں نے ان اداروں کو صحیح سمت میں ڈھانے کے لئے کیا اقدام کئے ہیں ان کی روشنی میں ان کے تو انہیں مغلوقاً کر ہم دیکھیں گے اگر ان میں تراجمم کی ضرورت ہوئی تو تراجمم کے ساتھ وہ ہم اپنے صوبے میں لاگو کر دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس واضح یقین دہانی کے بعد معزز ممبر کو اپنا کٹ موشن واپس لینا چاہئے اور حکومت اس کی رائے سے متفق ہے کہ یہ جتنے بھی ہسپتال ہیں یہ کسی قانون کے تحت لائے جائیں ان کو حکومت کے تو انہیں کا پابند کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا جیسا کہ وہ متفق ہیں اور کہہ دے ہے ہیں کہ صحیح ہے تو وہ اس کٹ موشن کو منظور کر کے اس کو علامتی اتفاق کر لیتے اور اب بھی میں روئیست کروں گا۔ ایک علامت اتفاق کر لیتے باقاعدہ کٹ موشن کی شکل میں۔ اب بھی میں روئیست کروں گا اس کو علامت کے طور پر منظور کرے اس میں نہ حکومت کی کوئی سکلی ہے نہ کوئی مسئلہ ہے یہ تو باہمی بات ہے علامت چیز ہے۔ یہ ان کو کرنا چاہئے تھا۔

جناب اپسیکر: پھر آپ اپنی تحریک پر زور دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں اس کو stress نہیں کرتا ہوں۔
جناب اپسیکر: چونکہ محرک نے اپنی تحریک پر زور نہیں دیا ہے تو میں اصل حالت میں مطالبہ زر کو پیش کرتا ہوں۔ جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں سب نے باہ کہیں اس لئے مطالبہ نمبر انحصارہ اصل حالت میں منظور ہوا تحریک منظور کی گئی۔

مطالبہ زر نمبر 19

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۲ لاکھ ۸۹ روپے سے متجاوز ہے وہ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "پاپولیشن پلانگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۲ لاکھ ۸۹ روپے سے متجاوز ہے وہ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "پاپولیشن پلانگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 20

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸۳ لاکھ ۲۲ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران
بسلامد "افرادی قوت اور لیبر انظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸۳ لاکھ ۲۲ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران
بسلامد "افرادی قوت اور لیبر انظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ بہ کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناس کہیں چونکہ بہ کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 21

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ۹۱ ہزار ۸۲ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران
بسلامد "کھیل و تنفسی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ۹۱ ہزار ۸۲ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران
بسلامد "کھیل و تنفسی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ بہ کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناس کہیں چونکہ بہ کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 22

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۹ کروڑ ۳۸ لاکھ ۶ ہزار ۹ سو ۳۹ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "سماجی تحفظ اور سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۹ کروڑ ۳۸ لاکھ ۶ ہزار ۹ سو ۳۹ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "سماجی تحفظ اور سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ بہ کمیں جو اسکے خلاف ہے وہ نام کمیں چونکہ بہ کمی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 23

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۰ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "قدرتی آفات و تباہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۰ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "قدرتی آفات و تباہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ بہ کمیں جو اسکے خلاف ہے وہ نام کمیں چونکہ بہ کمی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 24

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جواہر کروڑ ۱۳ لاکھ ۱۳ ہزار ۲ سو ۸ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "اواقف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جواہر کروڑ ۱۳ لاکھ ۱۳ ہزار ۲ سو ۸ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "اواقف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک لمنظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک لمنظور ہوئی مطالبه زر ممنظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 25

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶۰ کروڑ ۹۲ لاکھ ۵۸ ہزار ۵ سو ۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶۰ کروڑ ۹۲ لاکھ ۵۸ ہزار ۵ سو ۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک لمنظور ہوئی مطالبه زر ممنظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 26

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۳۹ لاکھ ۸۲ ہزار ۲ سو ایک روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۳۹ لاکھ ۸۲ ہزار ۲ سو ایک روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ماں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ماں کہیں چونکہ ماں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 27

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۹۳ کروڑ ۳۶ لاکھ ۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "امور پرورش حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۹۳ کروڑ ۳۶ لاکھ ۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "امور پرورش حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ماں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ماں کہیں چونکہ ماں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالیہ زر نمبر 28

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸ کروڑ ایک لاکھ ۵ ہزار ۹ سو ۶ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھے ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸ کروڑ ایک لاکھ ۵ ہزار ۹ سو ۶ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھے ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالیہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالیہ زر نمبر 29

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ لاکھ ۱۳ ہزار ۹ سو ۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھے ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ لاکھ ۱۳ ہزار ۹ سو ۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھے ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالیہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالہ زر نمبر 30

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۱۱ لاکھ ۳۹ ہزار ۶ سو ۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھے ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "امداد بابی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۱۱ لاکھ ۳۹ ہزار ۶ سو ۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھے ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "امداد بابی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ماں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالہ زر نمبر 31

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۲ کروڑ ۱۳ لاکھ ۸۸ ہزار ۵ سو ۳۳ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھے ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "آپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۲ کروڑ ۱۳ لاکھ ۸۸ ہزار ۵ سو ۳۳ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھے ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "آپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ماں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالہ نمبر 32

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸۶ لاکھ ۹۳ بڑا ریک سو روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران مسلمانہ "دینی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸۶ لاکھ ۹۳ بڑا ریک سو روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران مسلمانہ "دینی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ نال کہیں چونکہ بان کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالہ نمبر 33

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۷ لاکھ ۲۷ بڑا ۹ سو روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران مسلمانہ "صنعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۷ لاکھ ۲۷ بڑا ۹ سو روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران مسلمانہ "صنعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اچیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ نال کہیں چونکہ بان کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 34

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۲ لاکھ ۲۲ ہزار ایک سو ۲۱ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران
بسیارہ "اسی ششی و طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۲ لاکھ ۲۲ ہزار ایک سو ۲۱ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران
بسیارہ "اسی ششی و طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ بات کہیں جو
اسکے خلاف ہے وہ نہ کہیں چونکہ بات کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زر منظور ہوا۔ وزیر
خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 35

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ۲ ہزارے سو ۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے
دوران بسیارہ "معدنی وسائل و سائنسی شعبہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ۲ ہزارے سو ۸۰ روپے سے متجاوز نہ
ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے
دوران بسیارہ "معدنی وسائل و سائنسی شعبہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ بات کہیں جو
اسکے خلاف ہے وہ نہ کہیں چونکہ بات کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زر منظور ہوا۔ وزیر
خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 36

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۵۵ کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مد "سہدیر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۵۵ کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مد "سہدیر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناس کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 37

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸ کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مد "قرضہ جات" و پیشگوئی برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸ کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مد "قرضہ جات" و پیشگوئی برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناس کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۳۷ کروڑ ۲ لاکھ ۶۱ ہزار روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مدد ائمۃ الریڈنگ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۳۷ کروڑ ۲ لاکھ ۶۱ ہزار روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مدد ائمۃ الریڈنگ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناکہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه زرنیکوں ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب اپیکر: اس میں کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

مطالبه نمبر ۳۸۔ مدد ائمۃ الریڈنگ
من جانب۔ سردار محمد اختر مینگل
میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ایک ارب ۳۷ کروڑ ۲ لاکھ ۶۱ ہزار روپے کے کل مطالبات
زر بسلسلہ مدد ائمۃ الریڈنگ میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ علامتی تحریک تخفیف زر۔

مطالبه نمبر ۳۸۔ مدد ائمۃ الریڈنگ
من جانب۔ سردار محمد اختر مینگل
جناب اپیکر: تحریک یہ ہے کہ مبلغ ایک ارب ۳۷ کروڑ ۲ لاکھ ۶۱ ہزار روپے کے کل مطالبات زر
بسسلہ مدد ائمۃ الریڈنگ میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ علامتی تحریک تخفیف زر۔

جناب اپیکر: میں معزز رکن سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی اس کٹوتی کی تحریک کے حق میں
دلائل پیش کریں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب والا۔ ہمارے صوبے میں سب سے بڑا مسئلہ گندم کا ہے جو دوسرے صوبوں سے لائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ یہ رانپور نیشن کے اخراجات اور اس کے ساتھی خریدے جاتے ہیں اس کے علاوہ دیگر اخراجات۔ اور دیکھنا یہ ہے کہ اس سے عوام کو بسا فائدہ پہنچ رہا ہے ٹرینیگ کے حوالے سے سہیڈی کی مد میں سازھے نوسروہ پے کے قریب ہم گندم کی بوری خریدتے ہیں اور وہی ہم فلور ملوں کو بیجتے ہیں وہ گندم کو پیس کریں کامل ماکان بہت بہنچے داموں عوام پر بیجتے ہیں۔ تقریباً نوسازھے نوسو کے قریب ہم ایک بوری گندم کی خریدتے ہیں اور وہی سہیڈی کے طور پر ہم فلور ملوں کو بیجتے ہیں اور وہی آنے کی شکل میں پیس کریں کوئوں کو نوسوا اور ہزار کی بیجتے ہیں اس میں سے اسی قیصہ آپ کا یہاں خرچ نہیں ہوتا ہے وہ دوسرے علاقوں میں چلا جاتا ہے تھایا جو ہے اس سے عوام الناس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ہے جو ہم سہیڈی دے رہے ہیں ایک تو وہ ان محکمہ داروں پر خرچ ہو جاتی ہے اور دوسرا ٹرینیگ کے حوالے سے جو ہم ان کو کرایہ دیتے ہیں وہ گندم دہاں پنجاب یا کراچی سے لانے کی بجائے اسی علاقوں میں پیچی جاتی ہے ایک تو اس کی سہیڈی ماری جاتی ہے دوسرا کرانے کی مد میں جو ہم پیسے دیتے ہیں وہ بھی کنٹریکٹر ایک دوسرے میں بندرا بانٹ کر لیتے ہیں۔ اس سے عوام کو کوئی فائدہ نہیں یہ تو صوبائی حکومت اس گندم کے نقل و حمل کو بالکل فری کرادے ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں آنے جانے سے کوئی پابندی نہ ہو اور جو پنجاب سے گندم آتی ہے اس پر پابندی ہے اس کے لئے پرمنٹ جاری کرنے پڑتے ہیں اس کو ڈپی کنٹریکٹر پرمنٹ جاری کرے خدا اس کو پرمنٹ جاری کرے مخصوص افراد کو پرمنٹ جاری کئے جاتے ہیں اور وہی گندم آپ کی یہاں پر نہیں پہنچتی ہے پرمنٹ بلوچستان کے نام سے لئے جاتے ہیں لیکن وہ فلور میں والے لئے جاتے ہیں اس کے جو رانپور کے رقم کنٹریکٹر لے جاتے ہیں اور جو کچھ نام بناتا ہے کہ اتنی مقدار میں بلوچستان میں گندم گئی ہے یا آنا گیا ہے یا تو اس کو فری کر دیں بارڈر جو صوبوں کے ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں ہوئی چاہیے قانون اور آئین کے تحت ایک صوبہ دوسرہ صوبہ پر یہ پابندی نہیں لا گو کر سکتا ہے یہ ایک آئین کی خلاف ورزی آج سے نہیں ہو رہی ہے کافی وقت سے ہو رہی ہے مگر ان بدن زور اور پہلے سے وہ صوبہ تھا مگر اس کی

قوت میں پہلے سے زیادہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے وہ اضافہ ہماری اپنی خاموشی کی وجہ سے ہو رہا ہے جناب اپنے اس مد میں جو ہم علمتی کنوئی کی تحریک لائے ہیں اس میں جو ہم نے تمیں نکالت کی وضاحت کی ہے ایک ٹرانسپورٹشن کی مد میں جو آپ فرٹالایزر آ رہا ہے آیا وہ یہاں کے لوگوں کو بھیج رہا ہے وہی جو ٹرانسپورٹر جس کو کراچی آپ دیتے ہیں ان کو یہاں سے فرٹالایزر افغانستان کے راستے سمجھ کرتے ہیں جس سویت یونین کے علاقوں تک جا کر پہنچاتے ہیں جہاں ان کی ضرورت ہے وہی فرٹالایزر پنجاب سے انخلا یا جاتا ہے اور پنجاب کے علاقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے آپ کے علاقوں میں بلیک کے طور پر فرٹالایزر خریدا جاتا ہے جو ہمارے زمیندار ہیں وہ بلیک کے طور پر فرٹالایزر خریدتے ہیں۔ تو اس مد میں اپنی بڑی اور خطیر رقم رکھنے کا جواز ہی پیدا نہیں ہوتا ہے شکریہ جناب اپنے۔

جناب اپنے۔ میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کا جواب دیں۔

سید احسان شاہ: جناب اپنے۔ کس طرح محرك نے اپنی تقریر میں اس کا ذکر کیا ہے کہ اس میں نہ صرف گندم ہے اس میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں کیمیکل زراعت کے متعلق جتنی اشیاء ہیں فرٹالایزر دوسری چیزیں تمام کی اخراجات ٹرانسپورٹشن کے جتنے اخراجات ہیں وہ اسی مد سے برداشت کئے جاتے ہیں جہاں تک انہوں نے یہ بات کی کہ کنٹریکٹر یہاں گندم نہیں لاتے فرٹالایزر نہیں لاتے۔ وہاں پر ان کو بھیج دیتے ہیں اس سلسلے میں جب اختر صاحب کی اپنی حکومت تھی انہوں نے اس سلسلے میں کوششیں کی پتہ نہیں وہ کس حد تک کامیاب ہوئے البتہ یہ اپنی تقریر میں محرك ظاہر کر چکا ہے کہ اس حکومت نے سب سیڈی کی مد میں کم پیسے رکھے ہیں جو کہ اچھی روایت ہے میں سمجھتا ہوں کہ جہاں انہوں نے بجٹ اپسچی میں اس کی تعریف کی ہے لہذا وہ اپنی بات پر قائم رہیں اور اس کت موشن پر زیادہ زور نہ دیں اور ہمارا مطالبہ ہے کہ اس میں کسی کی کوئی تحریک نہیں ہے اور یہ صوبے کے عوام کی بہتری کے لئے ہے زراعت کی بہتری کے لئے ہے لہذا اس کو اصل حالات میں منظور کیا جائے۔

جناب اپنے۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنسٹرائیس میں جو کٹ موشن آئی ہے اس کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہاں کہیں اور جو اس کے مقابلہ ہیں نہ کہیں چونکہ مقابلہ کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک

نامنظور ہوئی اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۱۷ ٹھیس کو اصل حالت میں منظور کیا جائے اس کے جو حق میں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں تاں کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے اس لئے مطالبہ زر نمبر ۱۷ ٹھیس اصل حالت میں منظور ہوا ہم لشکو۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف وہ تاں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔

مطالبہ زر نمبر 39

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۸۲ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال بختیر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مد ”بجز ایڈ فسٹریشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۸۲ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال بختیر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مد ”بجز ایڈ فسٹریشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ تاں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 40

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۶۷ لاکھ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال بختیر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مد ”لاء اینڈ آرڈر“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۶۷ لاکھ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال بختیر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران

بسملہ مدد آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناکیمیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبات زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ انگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر 41

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۵۶ کروڑ ۳۱ لاکھ ۵۲ ہزار روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "کیونٹی سروز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۵۶ کروڑ ۳۱ لاکھ ۵۲ ہزار روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدلہ مدد "کیونٹی سروز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبه نمبر ۳۱ مدد "ڈولپنٹ کیونٹی سروز" مجانب۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ مبلغ ایک ارب ۵۶ کروڑ ۳۱ لاکھ ۵۲ ہزار روپے کے کل مطالبات زر بدلہ مدد "ڈولپنٹ کیونٹی سروز" میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ علمائی تحریک تخفیف زر۔

مطالبه نمبر ۳۱ مدد "ڈولپنٹ کیونٹی سروز" مجانب۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل جناب اپیکر: تحریک یہ ہے کہ مبلغ ایک ارب ۵۶ کروڑ ۳۱ لاکھ ۵۲ ہزار روپے کے کل مطالبات زر بدلہ مدد "ڈولپنٹ کیونٹی سروز" میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ علمائی تحریک تخفیف زر۔

جناب اپیکر: میں محکم سے گزارش کروں گا کہ دلائل دیں اپنی اس تحریک (مطالبه زر نمبر ۳۱) کے سلسلے میں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب والا! ہم امید کرتے ہیں کہ صوبائی گورنمنٹ صوبائی اسیل
باتا قادر ہے، بحث میں ہمارے صوبے کے تمام علاقوں کے لئے ترقیاتی پروگرام رکھیں اور ان کے لئے پیشہ
مختصر کرے یہ ہم بار بار دیکھ رہے ہیں سالوں سے کہ ہمارے علاقوں کے روذوں کے لئے ایکم ہیں
ہی نہیں اور کوئی بے تو وہ بڑے نامیں اسی طرح یہ جواہم آپاشی کا مسئلہ ہے اس کے لئے کوئی پیشہ نہیں تو
اسلئے میں جو وجہات یہاں میں نے رکھے ہیں وہ میں کوت Quote کرتا ہوں جناب والا۔ وہ یہ
ہیں۔ ورک کی مد میں پیشہ تا توبہ اچکزی، توبہ اچکزی تا توبہ کا کڑی بیاد بینی تا قردین، قردین تا شغالوں،
شغالوں تا ڈوب، ڈوب تا میراں خیل، ڈوب تا شین غر، ڈوب مرغ کبزی، ہر تائی تا سنجاوی، موی خیل تا
درد، شرعن جو گیزی تا شغالوں اور کوئی شہر میں پیشہ تون آباد کے کھنی آبادی کے اہم روذوں کے لئے رقم نہیں
رکھی گئی اسکے ساتھ جناب والا ایک اور اضافہ یعنی انتاقم اربوں رقم خرچ ہوتے ہیں لیکن ہمارے
روذوں کے لئے کبھی کوئی رقم نہیں رکھی اور پھر ابھی یہ ایک اہم بات آئی ہے کہ سرومنز جو ہیں ان سرومنز
کے بارے میں جو انجینئرنگ کے پوسٹ یہاں وزیر اعلیٰ صاحب نے بلکہ سابق وزیر اعلیٰ صاحب نے
اعلان کیا اور موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اگلی تاسیدی کی اور وہ پوسٹ انجینئرنگ کے ان کو مدد کرنے تھے
ہمارے ریکوئیسٹ تھی جناب والا کہ انجینئرنگ کی پوسٹ کو پیک سروس کیشن میں دیا جائے تاکہ میراث
میں امتحان ہوں اور میراث میں اثر دیوں ہو اور لوگوں کو حق دیا جائے لیکن ہوا یہ کہ انہوں نے ایک کمیٹی
کے سپرد کر دی بہر صورت آخر کمیٹی نے امتحان لیا کمیٹی نے امتحان لیا پہلے پاس ہو گئے اب جو ہے جو
رزک آیا ہے اب اس رزلٹ کو پھر روک رہے ہیں مختلف مفادات اس میں ہیں کہ جس فنر صاحب
کے امتحان کے لوگ نہیں ہیں تو وہ جو بے ابھی رکاوٹ ڈال رہے ہیں جناب والا! اس حوالے سے
ہم نے quote کیا ہے انجینئروں کے تمام نے اسامیوں پر بھرتی کیلئے تو اعداد و میراث کو سارا نظر انداز
کر کے نئے اسامیوں کی بندرا بات کر کے اگئے مطابق بھرتی کی جا رہی ہے۔ جناب! یہ بڑا اہم مسئلہ
ہے آپ مہربانی کریں ہم گورنمنٹ سے ریکوئیسٹ کرتے ہیں کہ یہ جناب والا یہ سرومنز ہیں میراث پر
ہونے چاہیں لیکن اب ہمیں علم ہے اور تمام دنیا جانتی ہے کہ یہ ابھی بندرا بات اگئی کریں گے لہذا اس

حوالے سے یہ ایک نوکن اخبار ہے ہمارا ایک وہ کہ ہمارے علاقے کے پانی جناب والا ڈوب لور الائی موسیٰ خیل سے لیکر بارکھاں قلات تک کی زمین بکے لئے ہر شخص جاتا ہے کہ کچھ رقم اگر خرچ ہو رہچار جنگ کیلئے تمہیش کے لئے ہماری یہ جو پانی کا مسئلہ ہے حل ہو گا اور تمام ہاؤس متفق ہے کہ اگر تم رہچار جنگ کا انتظام نہ کریں پانی کا تو جناب والا ریگستان ہن جائے گا اور اس میں ہاؤس فسوس ہے جناب والا کہ ڈپیٹمنٹ میں اس سال ایک کروڑ ستر لاکھ اور اگر لیکھر میں ایک کروڑ اسی طرح دوسرے۔ ان مدت میں، میں اگر اس اضافہ کروں کہ حیوانات کے جنگلات کے یہ جو ہماری ترقی جس پر منحصر ہے جو ہماری معيشت کی ریز ہدی کی ہدی ہو گی زراعت اسکے لئے پانی یہ جو ہے اسکے لئے اس بجٹ میں کچھ نہیں رکھا گیا ہے اس لئے ایک نوکن کٹ ہم نے پیش کیا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ تمام ہاؤس اس سے اتفاق کرے گی نمبر ایک یہ کہ ہمارے روڈ جو ہیں نہیں دیئے گئے ہیں انہیں ہونا چاہیے ان پر خرچ ہونا چاہیے یہ جو میں نے یہاں آپ کے سامنے رکھے۔ اور پانی کے لئے رہچار جنگ کا یلو کیشن ہونا چاہیئے۔ اور نمبر تین کہ یہ جو انجیئر ز کی پوست یہ ان کے انٹرو یو I am sorry ان کا امتحان written امتحان ہوا ہے اور بچے پاس ہوئے ہیں وہ ہوئے ہیں۔ تو جناب والا یہ کٹ موٹن ہے ہمارے اس میں ہم ہاؤس پر ریکوئیٹ کرتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں اس کو منظور کریں۔

جناب اپنیکر: جناب وزیر خزانہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اپنیکر اموزر رکن کو حکومت کی یہ اقدامات جہاں ہم نے انجیئر ز کے لئے آسامیاں پیدا کی ہیں اس مدد و دوسائل کے باوجود ہم نے کوشش کی ہے کہ ان کو اکموڈیٹ کیا جائے۔ بلکہ عبدالرحیم مندو خیل صاحب کو حکومت کی اس اقدام کی تعریف کرنی چاہیے بجائے اس کے کوہ حکومت کے اس اقدام کی تنقید کر رہے ہیں۔ دوسرا مسئلہ آرہا ہے یہ جو انجیئر ز کے لئے ہم نے آسامیاں اس مشکل حالات کے باوجود ہم نے کی ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: یہ اچھا کیا ہے میں نے تعریف کی ہے میں نے تو

appreciate کی ہے

(وزیر خزانہ): اس کے علاوہ محکم کا دروازہ۔۔۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: دیکھیں جتاب والا آپ مہربانی کریں۔ پوائنٹ آف آرڈر کی نہیں جتاب ریلوینٹ وہ ہے۔۔۔ آپ اصل پوائنٹ سے نہ جائیں ہم نے یہ appreciate کی ہے کہ آپ نے vacancies create کی ہے۔ اور ابھی امتحان ہو گئے رزلٹ آگئے۔ اب ہم یہ کہہ دے ہیں کہ بندربانٹ نہ کریں جنکا حق ہے آپ مہربانی کریں وہ جو پاس ہوئے ہیں۔۔۔

جناب اپیکر: آپ بنیتھیں۔ آپ بنیتھیں جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو جتاب والا آپ ان کو کہہ دیں کہ۔۔۔

جناب اپیکر: دلائل دے دیئے آپ نے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ ان سے پوچھیں کہ اسکا جواب دیں بحیثیت اپیکر کے یہ آپ کی ذیوقی بنتی ہے۔

جناب اپیکر: مندوخیل صاحب یہ بحث نہیں ہیں یہ کٹ جو شہزادہ ہے ہیں۔ یہ بحث تو نہیں ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں کٹ موشن ریلوینٹ سوال ہے۔ وہ ہے اس پر ان کو جواب دینا ہے۔

جناب اپیکر: چلنے بولیں جی۔ آپ تشریف رکھیں جی۔

(وزیر خزانہ): جناب اپیکر جس طرح کرنے والوں نے حکومت کے اس اقدام کی تعریف کی ہے کہ اسامیاں ہم نے پیدا کی ہیں انشاء اللہ اپاٹنکٹ مفت کے بعد میراث کی بھی عبدالرحیم مندوخیل صاحب اسی فلور پر تعریف کریں گے انشاء اللہ وہ اطمینان رکھیں۔ میراث کے مطابق ہی فیصلہ کیا جائے گا کوئی بندربانٹ نہیں ہو گا۔ درستہ جتاب والا۔۔۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ بندربانٹ کی بے اصولی کو ختم ہونا چاہیے۔

(وزیر خزانہ): جس طرح میں نے یقین دہانی کرائی انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا کوئی بند بانٹ نہیں ہو گی اور میرٹ کی بنیاد پر ہے ان کا فیصلہ ہو گا۔ درستہ اسلامکہ میرے معزز دوست نے اخھایا Quetta Valley کا اور اسکے ساتھ جو علاقے میں ان میں water recharging کا اسکے لئے میں بحث تقریر میں بھی واضح طور پر اسکی وضاحت کی کہ ہمارا اس سلسلے میں کوششیں جاری ہیں اور مرکزی حکومت نے بھی ہم سے وعدہ کیا ہے لیسی وہم نے بھجوادیے ہیں اور مرکزی حکومت نے اس سلسلے میں کچھ فنڈ رمحنگ بھی کیے ہیں۔ تو لہذا میں نہیں سمجھتا کہ اسکے بعد جو ہے ناں عبدالرحیم مندو خیل صاحب کو مزید اس پر زور دینا چاہئے لہذا میں کہ موشن کی تحریک کو رد کرتا ہوں۔ اور یہ مطالبہ زر اصل حالت میں منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں جی۔ اور جواب طلبی کیوں کرتے ہیں ان سے آپ۔ آپ تشریف رکھیں جی۔ نہیں جی۔ چیزیں جی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: نہیں جناب میں کیوں میخوں نہیں جناب ہم پر۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: انہوں نے کہہ دیا مخالفت کرتے ہیں کوئی کی۔ انہوں نے کہہ دیا ہم کوئی کی مخالفت کرتے ہیں بس۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: نہیں سارہ مخالفت نہیں۔

جناب اسپیکر: آپ ان کو پابند کیسے کر سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم مخالفت کرتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: نہیں۔۔۔۔۔

(وزیر خزانہ): میں اپنے معزز دوست کی اطمینان کے لئے روڑز کے متعلق بھی گزارش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: یا اسکی بات۔۔۔۔۔

(وزیر خزانہ): ان کے جو خدشات ہیں روڑز کے متعلق، بلاک ایلوکیشن کی مد میں، زیادہ تر خدشات وہیں پر ہیں اگلی اور انشاء اللہ بلاک ایلوکیشن ہو یا کوئی بھی وسائل کی تقسیم ہو کا بینہ کی منظوری

کے بعد ہاری کو شش ہو گی کہ تمام علاقوں کو ان کا جائز حصہ ملے۔ شکر یہ تھی۔

جناب اپسیکر: شکر یہ تھی۔ اب میں اس کنٹوقی کی تحریک کو پیش کرتا ہوں ہاؤس کے سامنے سوال یہ ہے کہ آیا مطالبه نمبر ۲۱ میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جو اکان اسکی حمایت میں ہیں ہاں کہیں۔ جو اسکے خلاف ہیں ناں کہیں؟ لہذا تحریک نامنظور ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ مطالبه زر نمبر ۲۳ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ جو اسکے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہیں ناں کہیں۔ ہاں کی آوازیں زیادہ ہیں لہذا تحریک منظور ہوئی اور مطالبه زر ۲۳ اصل حالت میں منظور ہوا۔

جناب اپسیکر: مطالبه زر نمبر ۲۲ وزیر خزانہ صاحب پیش کریں۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبه منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر ۲۲

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۰ ارب ۲۲ کروڑ ۶۸ لاکھ ۸۶ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال بختیر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ "سو شل سرو مہر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۰ ارب ۲۲ کروڑ ۶۸ لاکھ ۸۶ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال بختیر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ "سو شل سرو مہر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: اس میں کنٹوقی کی تحریک ہے محرک پیش کریں چونکہ محرک نہیں ہے۔ اس لئے کنٹوقی کی تحریک پیش نہیں ہوئی۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۰ ارب ۲۲ کروڑ ۶۸ لاکھ ۸۶ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی

سال بختمہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مدد "سوشل سرویز" برداشت کرنے پڑیں گے۔
جناب اپنیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ارب ۳۲ کروڑ ۶۸ لاکھ ۸۶ ہزار روپے سے مجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال بختمہ ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بسلسلہ مدد "سوشل سرویز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ اس میں معزز رکن عبدالرحیم خان کی طرف سے تخفیف زر کا نوش آیا ہے میں محک سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ارب ۳۲ کروڑ ۸۶ ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مدد و پیمنت سوшل سرویز میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اپنیکر: تحریک یہ ہے کہ مبلغ ارب ۳۲ کروڑ ۸۶ ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مدد و پیمنت سوшل سرویز میں بقدر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس کے لئے جو وجوہات ہم نے وہاں دی تھی فارم میں اس کو میں کوڈ کرتا ہوں کیونکہ ٹانوی اور اعلیٰ تعلیم کے شعبہ میں اساتذہ اور دیگر تھی اسامیوں پر بھرتی قواعد و میراث کو نظر انداز کر کے برسے عام نیلام کی جاتی ہے فروخت کی جاتی ہے اس کے علاوہ پرانی تعلیم کے شعبے میں تغیراتی اور دیگر انتظامی پوسٹوں پر تقرری اور تبادلہ بذریعہ نیلام فروخت کے جاتے ہیں جناب والا! یعنی یہ ایک ہمارے موجودہ گورنمنٹ کے لیے بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ گورنمنٹ میں کرپشن کا خاتمہ کریں اور یہاں انہوں نے اب بھی کہاں ہے اس موجودہ منے بجٹ کیلئے ہم نے تقریباً چار ہزار سرویز کریٹ کی ہے لیکن اب جب یہاں ہم دیکھتے ہیں وہی سرویز علاں اعلان فروخت ہو رہے ہیں اعلیٰ تعلیم کے ٹانوی مکھیے میں بالکل ۷۰ ہزار روپے میں سرویز فروخت ہو رہی ہے ایسیں ایسیں کے اور دسرے تمام دنیا جانتی ہے اور پھر پرانی تعلیم کے جو

بھی مختلف عہدیدار ہے تعمیراتی آپ اندازہ لگائے تھیں ارب روپے بلکہ وزیر خزانہ صاحب یہاں ایک پوزیشن یہ ہے کہ وہ بکتے ہیں کہ ہم نے تعلیم کے لئے زیادہ رقم دی ہے مگر تعلیم کی رقم خواہ وہ ملازمتوں کے ٹکل میں ہے خواہ وہ تعلیم کی رقم جناب والا تعمیرات کی ٹکل میں ہیں ہیں خواہ وہ دوسرے تعلیم کے دوسرے وسائل ہے اس میں ایسی گورنمنٹ نے انتظام کیا ہے کہ بالکل سروہنگ فروخت ہو رہے ہیں کوئی میراث نہیں ہے انتہائی کرپشن ہے اور یہ جو مختلف تعمیراتی عہدے ہیں ان میں کرپشن اس خواہ سے ہمارے صوبے کی اس پر بہت زیادہ اعتراض ہے ہم بحثتے ہیں کہ گورنمنٹ کو یہ ختم کرنا چاہیے اس لئے گورنمنٹ کو ہمارے ساتھ متفق ہو کر کٹ موٹن ہم نے پیش کیا ہے اسے منظور کرنا چاہیے تاکہ علامت کے طور پر گورنمنٹ آپ نے دیکھا تو ٹیکلش پہلے ہوا کہ سروہنگ پر اگری ایجکیشن میں باقاعدہ کینسل ہوئے اور اس کے بعد پھر بحال غلط اثرات استعمال کر کے یہ جو یکنڈری ایجکیشن ہے ابھی کل وزیر خزانہ صاحب نے فرمایا کہ وزیر اعلیٰ نے حکم کیا ہے کہ اگر غیر قانونی تعیناتی ہے تو ہم چیک کریں گے یہ عمل غیر قانونی ہے اس میں کوئی سماجی شخص آپ کے آئے اور وہ کہے گا کہ مجھ سے یہ پہیے لیے ہیں جناب والا اس طرح سے کرپشن کو کنٹرول نہیں کیا جاسکتا ہے اس لئے ہم بحثتے ہیں کہ آپ ہمراہی کریں کٹ موٹن منظور کر کے اور علامت کے طور پر اپنے مشرودوں کو چیک کرنے کیلئے کہ یہ عوام ان اقدامات کو کندم کرتے ہیں عوام ان کی مدد کرتے ہیں اور کٹ موٹن کے ٹکل آپ اس پر اتفاق کر سکتے ہیں مہربانی۔

جناب اسپیکر: جناب وزیر خزانہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر کل بھی اسی مسئلے پر معزز ایوان میں بات ہوئی تعلیم کے شعبے کی خاص طور پر عبدالرحیم خان مندوشیل صاحب نے ذکر کیا اس سلسلے میں گزارش ہے کہ تعلیم کے شعبے میں جہاں غلط تعینات ہوئی ہے جہاں میراث کا خیال نہیں رکھا گیا ہے اس سلسلے میں بلوچستان ہائیکورٹ میں پہلے سے ہی کیس چل رہا ہے لہذا اس پر میں نہیں سمجھتا کہ صدایہ کے پاس کیس ہے اس سے قبل ہم کوئی یہاں فیصلہ دے دوسرا بات یہ ہے کہ جہاں عبدالرحیم خان مندوشیل صاحب

نے یا کسی ممبر کو ایسے شخص کا علم ہے جس نے پیسے دے کر نوکریاں حاصل کی وہ کیس ہمارے سامنے لا کیں ہم متعلقہ وزراء کے خلاف متعلقہ عمل کے خلاف متعلقہ سیکریٹری کے خلاف متعلقہ احکام کے خلاف ضرور ایکشن لے گے (تالیف)۔ لہذا یہ کٹوئی کی جو تحریک پیش کی ہے معزز رکن نے میں اس کو رد کرتا ہوں اور میرجاہ طالبی ہے کہ مطالبہ زر اصل حالت میں منظور کی جائے۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۲۲ میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب یہ اسمبلی ہے اسمبلی کے اپنے ذمہ داری ہے اور ہائیکورٹ کی اپنی ذمہ داریاں ہے اسمبلی سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اس عمل کو کندھ مرجیں اسمبلی کے اپنے آئینی اختیارات ہے کہ موٹو یہ علامتی موٹن ہے کہ وہ اظہار ہے ہائیکورٹ کے یہ جوڈیشل کیس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اصل چیز یہ ہے کہ عوام کے اسمبلی نے آئینی یہ اختیار استعمال کرتا ہے کہ اس عمل کی مدت کی جائے۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۲۲ میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے جو ارکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو اس کے خلاف ہے نہیں۔ (تحریک نامنظور ہوئی)

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب اپیکر یہ ایک اہم مسئلہ ہم نے پیش کیا اس کے باوجود گورنمنٹ اس کے بارے میں کوئی ایسا اقدام نہیں اٹھا رہی ہے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اس پر میں احتجاجاً وَاكَ آؤث کرنا چاہیے۔ (حرب اختلاف والے وَاكَ آؤث کر چلے گئے)

جناب اپیکر: اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۲۲ کو اصل حالت میں منظور کی جائے ارکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں مخالفت میں جو تھے وہ واک آؤث کر کے چلے گئے (تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر منظور ہوا)۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۲۳ پیش کریں۔ اس پیشتر کہ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۲۴ پیش کریں گے میں وزیر اعلیٰ سے گزارش کروں گا کہ اگر ایک دو ممبر حضرات بیکج دیں تاکہ ان کو منا کر لے آئیں اگلے جو ایک مطالبہ زر اس کی پیش کیا جاسکے۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اپیکر آپ درست فرمادے ہیں۔ ان کو تو

سمجھ آگئی تھی چالیس کے بعد ان کو خیال آیا وہ آٹ کرنے کا سعید ہاشمی صاحب اور ملک سرور خان صاحب۔

جناب اپسیکر: ملک سرور خان صاحب جمل نہیں سکتے کسی اور کو پہنچائیں۔

سعید احمد ہاشمی: جناب اپسیکر کوئی نکتہ ایسا ہوتا جس پر ان کو *convence* کیا جائے۔

جناب اپسیکر: آپ چلے جائے فائل صاحب آپ اُنکے ساتھ چلے جائے یہ بھی ہمارے اسلامی کی روایت ہے کہ جوار کان واک آؤٹ کرتے ہیں ان کو منایا جاتا ہے۔ آپ جائے منایے ان کو دو منٹ سے کیا فرق پڑتا ہے۔ دیکھ لیتے ہیں اگر وہ لوگ مان گئے اور ہاؤس میں آگئے تو بہتر ہے ورنہ کارروائی کو آگے جاری رکھتے ہیں۔

مطالبات زر نمبر 43

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۷۲ کروڑ ۳۲ لاکھ ہزار روپے سے متجاوز ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدل لیا جائے۔

جناب اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۷۲ کروڑ ۳۲ لاکھ ہزار روپے سے متجاوز ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نئتھر ۳۰ / جون ۲۰۰۰ء کے دوران بدل لیا جائے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہے وہ ناس کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبات منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب اپسیکر: اور اس کے ساتھ مطالبات زر منظور ہو جانے سے میزانیہ بابت سال 1999ء 2000ء منظور ہوا۔ ڈیک بجائے گئے۔

وزیر خزانہ: جناب سب سے پہلے میں خداوند پاک کا شکر بجا لانا چاہتا ہوں کہ سال

1999-2000ء کا بجت مجھے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور ایوان نے منظور کر لیا۔ اسیلی کے تمام ممبران کا میں مشکور اور منون ہوں کہ انہوں نے اس بجت کے سلسلے میں میرے ساتھ جو تعاون کیا میں جس قدر ان کا شکریہ ادا کروں کم ہے اور جناب اپنیکر خاص طور پر جہاں آپ نے میری رہنمائی کی اسیلی کے دوسرے سینٹر افسران نے اس سلسلے میں تعاون کیا۔ میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جناب والا ہم لوگوں نے جس نیک نیتی کے ساتھ یہ بجت بنایا جس نیک نیتی کے ساتھ بجت ایوان میں پیش کیا خداوند پاک سے ہے میری دعاء ہے کہ اسی نیک نیتی کے ساتھ پورے سال کے دوران ہمیں اس پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جناب آخر میں جو راویت رہی ہے اسیلی کے شاف اور سی اینڈ ڈبلیو کا چتنا اضافہ ہے اسیلی میں ایم پی اے ہائل میں ان کے لئے ایک مہینے بوس تشوہاہ کا اعلان کرتا ہوں اور کوئی دوستوں نے سپورٹس کے مد میں شکایت کی کہ گز شتر سال ان کو سپورٹس کی مدد کو پیسے کم ملے ہیں تو اس سلسلے میں آج چیف مفسر صاحب نے واضح احکامات دیے ہیں کہ اگلے سال ہم سپورٹس کے فنڈ کو بڑھائیں گے اور اگر کوئی ایم پی اے صاحب اپنے فنڈ سے سپورٹس کے لئے ایک مخصوص رقم رکھنا چاہے تو اگلے ماں سال میں اس کی بھی اجازت دیں گے انہی الفاظ کے ساتھ میں تمام سرکاری افسران تمام معزز ارکان حزب اختلاف اور حزب اقتدار کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور دعا ہے کہ آئندہ بھی ہمیں اس حوالے سے چلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب اپنیکر: میں اپنے اسیلی ملازمین کی جانب سے ایک ماہ بوس تشوہاہ کے اعلان کے لئے وزیر خزانہ صاحب کا حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میرے ملازمین کے لئے ایک ماہ بوس کا اعلان کیا ہے۔

جناب اپنیکر: قائد ایوان۔ میر جان محمد جمالی کچھ فرمانا چاہیں گے۔

جناب قائد ایوان میر جان محمد خان جمالی: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپنیکر معزز اراکین اسیلی خوشی تو مجھے اس بات کے ہوئی کہ اپوزیشن کے اراکین بھی میٹھے ہوتے جس طرح انہوں نے تجاویز دی انہوں نے تنقید کی تغیری تنقید کی میرے سینئر وزیر جناب مولانا امیر زمان صاحب اور

فائل نشر نے ان کے جوابات دیئے صبر و تحمل سے حوصلہ کے ساتھ تو اقوع تو یہ تھی کہ وہ بیٹھتے روایت تو
اس بیلی کے یہ ہیں کہ ۴۲ کوئی کے تحریکیں بھی انہوں نے پیش کئے ڈیماڈ فارگر اس forty two پاں
ہو گئی پھر داک آؤٹ کیا اگر وہ گیلریز کے لئے He is playing to the galleries. To the press galleries
تو بتا دیں اگر سبھی ہے ان کا تھوڑا سبھی طریقہ کارہے جیسے ہم نے ان کو سننا
برداشت کیا ہم نے ان کے لئے نام لکھا تو ان کو بھی بیٹھنا چاہے جب وہ اس طرف بیٹھے ہوئے تھے تو
ہم اس طرف بیٹھنے کر ان کی باتیں سنتے تھے کوئی کے موہن لالاتے تھے اور پھر وہ پاس بھی ہوتا تھا بیٹھے رہتے
تھے آج ان کو بھی چاہے تھا خود ہی روایتیں اپنی تبدیل کر لیں تو مرضی کے مالک ہیں جناب اپنیکر
احسان شاہ صاحب نے جو بولس تھا وہ تو اعلان کر دیا اور تھوڑا اٹک بھی تھا تذبذب بھی تھا سارے آپ
کے آفس والوں کو آپ پھر لی سمجھ کے الہکاروں وہ تو حل ہو گیا میری جناب اپنیکر آپ کے قوسط سے
اس ایوان سے گزارش ہے اور آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اسی حوالے سے کہ ہماری اس بیلی کی
کمیٹیز کی کارکردگی پر تھوڑا بہت دھیان دینا پڑے گا جناب اپنیکر اگر ہم نے اچھی پارلیمنٹری روایات
قام کرنی ہے اچھے مل لانے ہیں ان کا کارکردگی بہت سے سست ہے جناب اپنیکر (اس مرحلے خوب
اختلاف کے چند ممبر ان واک آؤٹ فتحم کر کے حال میں داخل ہو گئے) میں well come
کرتا ہوں اپنے دوستوں کا شکریہ ان کا۔ (ڈیک بجائے گئے۔) میں بات کرتا جا رہا تھا
جناب اپنیکر وہ بھائی ہیں ہمارے انہوں نے مہربانی کی تنقید بھی کی تعمیری چیزیں انہوں نے پیش کی اور
مہربانی ان کی۔ اپس آگئے ہمارے روایتیں برقرار ہیں جناب اپنیکر ایک چیز تو اپنے دوستوں کو
گوہن لذار کرتا ہوں کیا ہمارے صوبے کو اگر اہم مربوط طریقے سے ترقی دیں اور ایک سوچ کے ساتھ
ایک مدبرانہ طریقے کے ساتھ تو مسائل کا حل ضرور ہے آبادی ۷۰ لاکھ اور ۸۰ لاکھ کے درمیان ہے اور
ہمیں یہ بھی معلوم ہے انتظامی طور کر چھڑو ڈیٹل ہیڈ کوارٹرز ہیں ۲۶ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہیں اور کوئی
سب ڈویژن ہیں اُنہیں ۶۸ میں سے ۲۶ وہی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز بنتے اور وہی ڈویڈل ہیڈ کوارٹرز
بنتے تو ہماری جتنی بھی آبادی ہے وہ convert کر کے انہیں focal point آ جاتی ہے urban

اور ان کی جو life centres ہے ان کے اردو گھومتی ہے تو میری گذارش ہے سب معزز اکیں
سے کا اگر ہم فوکس کریں کہ ملے لا کہ کی آبادی کو اگر ہم ان پوائنٹس پر ایک مر بوط ترقیات چیز دے دیں
جس میں ان کر کر شل آنکھ بھی ہوان سینئر ز پر تعلیمی لحاظ پر بھی وہ بالکل اپنی پشت ہو ہیئت کے لحاظ سے
بھی انتہمنٹ کے لحاظ سے بھی انتہمنٹ کے لحاظ سے بھی روڈ کیونکیں کے لحاظ سے بھی اور دوسرے
میں فونک کیونکیں کے لحاظ سے بھی اور افسر شاہی کے لئے وہاں افسیز بھی ہوں اور اکامہ مودیشن بھی
یہ ہم نے فوکس کرنا ہے ان کو اور سیز آف ڈولپنٹ کی شکل میں اگر ہم ڈولپ کریں تو وہ دور دراز
علاقوں پر جتنا خرچ کرتے ہیں اور جو بے سود جاتا ہے یہی علاقوں میں واپسیاں چلانے کے لئے تیار
نہیں ہے پہلک بہت کوشش کے باوجود بھی دوسو سے تین سوک ہم ہیچ سکیں ابھی بھی چودہ سو کے قریب
واٹر زرہتی ہیں بہت سے ہیئتیوں ہیں جہاں ڈاکٹر جانے کے لئے تیار نہیں ہے افسوس کی بات تو یہ
ہے کہ وہ ڈاکٹر جو پیدا اسی ضلع میں ہوئے ہیں جو پیدا اسی گاؤں میں ہوئے تعلیم انہوں نے ان
اسکولوں میں حاصل کی ہے جب کوئی بولاں میڈیکل کالج سے وہ گریجویشن کرتے ہیں تو وہاں جانے
کے لئے تیار نہیں ہے انہی اپنے علاقوں میں جہاں وہ خود پیدا ہوئے تعلیم کے افران جو ہیں وہ ضرور
ادھر رہے ہیں معاشری مسئللوں کی وجہ سے جناب اپنیکریہ ملے ہیں ہمارے اس صوبے کے اور ان کو ہم
ہی نے حل کرنے ہیں آج میں ادھر بیٹھا ہوں کل ادھر ہوں گا آخر جان کل ادھر بیٹھے تھے آج ادھر ہیں یہ
چیز ہوتی رہیں گی۔ یہ کچھ نہیں ہے ہم نے اپنے صوبے کے وہ مستقبل میں لے جانا ہے اور جناب
اپنیکر جو مستقبل کی ترقی ہے وہ ہماری دلیل پر ٹھیری ہے جب مجھے دوستوں نے موقع دیا میری مخلوط
حکومت میں مجھے قائد ایوان بنایا تو میں نے ایک نیاطریقہ اختیار کیا کہ میں نے یہ کہا کہ کفرنخیش کو ایک
طرف رکھتے ہیں ایک نئی بات آزماتے ہیں تو میں نے وفاقی حکومت کے حوالے سے خاص طور پر
کیونکیں کی پالیسی کو اؤمنیش کی پالیسی کنسیلیشن کی پالیسی پھر کار پوریشن کی پالیسی اپنائی جاتا
اپنیکر ان کوششوں کا فائدہ کیا ملابہت دوستوں نے کہیں گے کیا ہوا اعلانات۔ اعلانات سے آگے
بڑھے ہیں کب بڑھیں گے کیا ہم یہ تسلیم کریں گے جناب سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ وزیر اعظم

پاکستان بھی آج یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کا مستقبل بلوچستان سے وابط ہے ہم ۲۳ فیصد ہیں اس ملک کا اور ایک فیڈری ہمیگ یونٹ ہے یہ واضح ہم اس معاملے میں ۲۰۷ کلومیٹر ہماری ساحل ہے معدنیات سے مالا مال یہ صوبہ ہے دو کروڑ سے زیادہ ہمارے لائیوٹاک ہے بھیز بکریاں اور لا تیوٹاک جو ہماری آبادی ہے انسانی آبادی سے دو گنی ہے اس سے بھی زیادہ ہمارے ہاں ماہی گیر پندرہ ملین ایکڑ زیر کاشت زمین لائی جاسکتی ہے اس صوبے میں جہاں ہم ابھی تک ۱.۴ ملین ایکڑ تک پہنچ کے ہیں تو ہماری آبادی کم ہونے کی وجہ آج ہمیں ضرور آئیں ہو اے سے تکالیف ہو رہی ہے کہ ہر چیز آبادی کی بنیاد پر اور یکور لذت بخی کی بنیاد اور ایریا کے بنیاد پر ہمیں نہیں مل رہے ہیں وسائل۔ (اذان)۔ قدرتی وسائل سے جو مالا مال ہے میرا اور آپ کا صوبہ بلوچستان جناب اسی صوبے کے ذریعے پاکستان نے ترقی حاصل کرنے ہے اور آج اسی صوبے میں جب ہم کل تک کہتے تھے کہ دوسرے صوبوں کے افری ہیں آج ۸۵ فیصد سے زیادہ افسران بھی ہمارے ہیں یہ بھی نہیں کہا جا سکتا ہے کہ جی کل ہمیں وہ اپنے لوگ ادھر یا دوسرے لوگ اگر ہمارے نظام میں گھوٹ کے نہیں لوٹ لیں گے یہ تبدیلی بھی بہت آگئی ہے جناب اپنیکر مستقبل ہمارا ہے پاکستان کا مستقبل بھی ہمارے ساتھ وابطہ ہے تو میں کہونا گا جناب اپنیکر ابھی یہ وقت ہم نے یہ گھوار سکتے ہیں یہ وقت آ گیا ہے کہ چیز حاصل کرنے اور خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان نے پورا ہمدردانہ روایہ اختیار کیا ہے اور بات بھی مان جاتے ہیں اور جہاں ہم دیکھتے ہیں ان کے پنجی سٹھ کے لوگ رکاوٹیں ڈال رہے ہیں تو ہم سب مل کر قومی اسٹبلی کے سارے اراکین بیٹھ کے ہمارے سارے بلوچستان کے اراکین جو ہمارے لئے شینڈ لیتے ہیں خراج تحسین کے لائق ہیں ان کے شینڈ لینے کی وجہ سے ہمارے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں پنجی کے معاملے میں ہم نے مشترکہ شینڈ لیا۔ وہ متانگ ہمارے سامنے آئے پندرہ تبر کو گواہ پورٹ کا نئیڈ رویا جا رہا ہے اور پندرہ فوبرا کو ہائی وے کوئی کاٹ کا نئیڈ رویا جا رہا ہے اور اگلے دو ماہ میں ہائی ویز کے لئے جو پیشگی رقم وزیر اعظم پاکستان نے منظور کی ہے وہ بھی ہمارے روڑوں کیلئے رکھی گئی ہے یہ وہ عوامل ہیں جو ہماری ترقی کے لئے ہیں اور میں پچھ کہتا ہوں کہ اگر پاکستان کی ترقی کرنی ہے تو بلوچستان سے ہو گی

آج جو بارہ روز کی صورت حال ہے جتنی ترقی آپ وہاں پار ڈروں پر کرتے ہیں جتنی ترقی لا ہو رہیں پشاور دیگر جگہ کریں وہ اپ کے دشمن کی زدیں ہے اور اگر اس ملک کو بحال اور فعال رکھنا ہے تو بلوچستان سے کرنی ہو گی اور بلوچستان کے حقوق پر کوئی سودے بازی نہیں ہو گی میں نے کہا ہم فیڈرنسنگ یونٹ ہیں ہم اس سے پچھے نہیں بننے لگے ہیں جو آئین میں ہمارے حقوق ہیں وہ ہم بالکل طلب کریں گے سیاست سے بالاتر ہو کر۔ تمام اسکوپ اس صوبے سے ہے پاکستان کو۔ دوسرے صوبے آخری منزل پر ہیں ان میں اور کیا ترقی ہو سکتی ہے لیکن ہمارے ترقی دو تین چیزوں کے گرد ضرور گھوسمے گی پانی کے وسائل زرعی معاشیات کو فعال کرنا اور ان چیزوں کے حوالے وزیر اعظم پاکستان سے یہ گزارش کی ہوئی ہے کہ ہمیں بلڈوزر دیس گے تو اس صوبے میں زرعی انقلاب آئے گا۔ جس سے سارا پاکستان خوشحال ہو گا۔ اگلے ماہ گیس سرچارج کے سلسلے میں کمپ لے کر بینچہ رہے ہیں ایم این اے سینیٹر کو لے کر اور ان سے کہیں گے کہ ہمیشہ کے لئے یہ مسئلہ حل کریں ہر ممینے شارت فال اور ترقیاتی عمل کو روکنا یہ تم سے نہیں ہو سکتا ہے اور مسئلے مسائل ہوتے ہیں لیکن ان حالات کے باوجود پھر بھی اور ڈرافٹ نہیں لئے ہیں کیونکہ سو دلگ جاتا ہے۔ جناب اپنیکر آج عمان بھی ہمارے سے لائے ہوئے اسکا مانگ رہا ہے آج ہمارے محلی دیگر ممالک کو جاری ہے آج وہ وقت آگیا ہے اس سے ہم لوگوں نے فائدہ اٹھانا ہے ورنہ ہمیں اگلی نسلیں معاف نہیں کریں گے تعلیم کے حوالے سے بہت اچھی تجاویز آئی ہیں میں یہ کہوں گا کہ اس کے لئے بل ریجم منڈ و خیل لا کیں بھی اداروں کو ایک حد میں رکھیں اور ان کی کوئی فیس کو کنٹرول کریں خاص کر جو اپنے نام والے ہیں سنی سکول لیکن ہاؤس چھاؤنی کے اسکول۔ محنت کی مدینیں جناب والا ہم بہت پچھے ہیں اس کے لئے خصوصی اقدام یا جاریوں کی روک تھام کے لئے کرنے پڑیں گے اس سے ہم جان نہیں چھڑا سکتے ہیں اسی طرح بے روزگاری کے مسئلے ہیں تعلیم یافتہ لوگ زیادہ ہو گئے ہیں آج وہ نہ زمینداری کرنا چاہتا ہے نہ زراعت کرنا چاہتا ہے وہ واثق کا رجاب کرنا چاہتا ہے بڑا مسئلہ ہو گیا ہے بے روزگاری سے وہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنتا ہے والدین کے لئے مسئلہ ہمارے معاشرے کے لئے مسئلہ جناب والا ان تمام چیزوں کے لئے ہمیں

سوچنا پڑے گا۔ اور معاملے حل کرنے ہو گئے نہ وقت تک جائے گا اور ہمارے اگلی نسل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔ برادری کے کوئے پر ہم سب کو اسلام آباد سے اعتراض ہے انہیں ہوتی وہ تہذیب سے جو انہوں نے کوئی رکھا تھا آج تک اس کو پر نہیں کیا گیا ہے ایک حکومت آتی ہے تو میراث کا نام لے لیتی ہے اور دوسری بیان لگادیتی ہے جب ہمارے پچھے جا کر مقابلے میں حصہ لیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ موجود ہم معيار کے مطابق نہیں ہیں لیکن چھوٹی سی خوشی کی بات ہے کہ دوسرا سال ہے کہ بلوچستان کے حوالے سے سینیٹ کم ہیں اور ہمارے لئے کہ فیڈرل پیک سروس کمیشن کا امتحان پاس کر پچے ہیں یہ بہتری کی بات ہے اگر محنت کریں تو اور آگے بڑھ سکتے ہیں لیکن بیڈ لاک کیسے نکلے گی وہ مشترکہ جدوجہد سے۔ جہاں پر ایکیز یشن کا زمانہ ہے اور لوگوں کو نوکریوں سے فارغ کیا جا رہا ہو یہ تمام مسائل مجھے نظر آ رہے ہیں ہمیں آگے چل کر اس کے لئے کچھ نہ کچھ کردار ادا کرنا ہو گا۔ جناب اپنیکر فیڈرل گورنمنٹ ہم سے ملتی ہے کہ فیڈرل کمیشن کے لئے پلانگ ڈویژن کے لئے مرکزی مکملوں کے لئے لیکن انہوں کی بات ہے ہمارے بلوچستان سے کوئی جانا نہیں چاہتا پہلے ہم کہتے تھے کہ ہمیں تسلیم نہیں کرتے ہیں میں تین دن سے کوشش کر رہا ہوں کہ ان سروز میں کوئی چلا جائے لیکن کوئی جانا نہیں چاہتا ہے یہ بڑی افسوس تاک بات ہے جب وہ کہتے ہیں افسر بھیجو لیکن جانا کوئی نہیں چاہتا ہے ہم نے کوشش کی آج فیڈرل سکریٹری دو بلوچستان سے ہیں اور تمہارا مانگ رہے ہیں اس طرح سے نمائندگی بڑھے گی جب ایکشن لیں گے اگر ہمارے صوبائی افسر شاہی اور اسلام آباد شاہی شتر مرغ صورت حال اختیار کرتے رہے تو کیا کریں گے؟ ایک دفعہ اسلام آباد جائیں گے تو ہماری نمائندگی ہو گی یوں لیں گے پنجاب کے آفسر اکناک افسرز میں ملازم ہیں اور حکومت نے گازی ان کو لاہور میں دی ہوئی ہے پنجاب گورنمنٹ نے۔ وہ اس طرح سے ڈیل فائدے اٹھا رہے ہیں اور ہمارا ادھر ہمارا افسر چلا جائے گا تو کہتا ہے گزارہ کیسے ہو گا یہ کچھ نہیں ہے میرے بھائی ہم بھی ادھر سے پڑھ کر آئے ہیں وہ کوئی افلاطون نہیں ہیں ان کی گیم میں ہی ان کو مار دے دو۔ اس کے علاوہ بہت سے چیزیں جس کے مستقبل میں ہمیں ایک دوسرے سے بہت تعاون کرنا پڑے گا ہماری اپنی کمیشن صرف ستر کروڑ ہے

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ستر کروڑ ہم نے ستر لاکھ کی آبادی سے لینا ہوتا ہے اور پھر کیسے لیکن لگائیں تو تراہی فی صد لوگ تو اوسط معیاری زندگی سے کم پر زندہ ہیں کیسے زرعی ترقی لا سکیں لیکن لگائیں یہ سب چیزیں سوچتی ہیں کہ لیکن لگائیں یا اکنامک لائف جزیٹ کریں ان چیزوں کو جزیٹ کرنے کے لئے ہم نے کہا کہ اپنا بیٹک بنائیں اور لوگوں کو اپنا بنا کر دیں تاکہ لوگوں کو روزگار ملے ایک پرائیوریٹ بینک اس کے ایک ارب کے ڈیپاٹ ہوتے ہیں تو چار ارب وہ جا کر لا ہوں، پندھی، کراچی جا کر خرچ کرتا ہے یہ ہمارے گھر میں ہی ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے یہ پرائیوریٹ بینک اور دوسرے اس لئے بلوچستان بینک کا آئینہ یا ہے اس کو چلاتا ہے ہمارے وسائل ہمارے ہاتھ میں ہونگے تو ہم اس کو صحیح مصرف میں لاسکیں گے فوڈ سسیڈی کے بارے میں آپ کی رائے ہے لیکن میں خوف زدہ ہوں کہ میری اطلاع ہے کہ آج آٹا تیرہ روپے کلو ہو گیا ہے ہم کیسے نظام کو درست کریں گے اجلاس کے بعد میں تمام دوستوں سے مل کر مینگ کرنا چاہتا ہوں ایسا نہ ہو کہ مسئلہ پیدا ہو جائے جیسے آج بھی صوابی میں مسئلہ ہوا ہے ہر تائیں ہے لوگ پریشان ہے ان کو آنا بازار میں نہیں مل رہا ہے۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جس کے لئے مشترک کفیبلے کرنا ہے کیا کریں جناب یہ ہمارا مسئلہ ہے دوسرے صوبے ہمارے ساتھ کو آپ رہت نہیں کرتے ہیں یہ ایسی چیزیں ہی سوچنا پڑے گا انوشنٹ بورڈ کا اجر اکیا ہے کہ کچھ انوشنٹ منٹ کریں۔ اور روز میرا عظیم نے کہا جو مسئلہ ہو ہمارے پاس لاسکیں ہمارے مشورے سے نہ کریں ورنہ فوبس والا معاملہ ہو گا ورنہ کوئت میں جائیں گے نہیں پروا۔ اختر مینگ عزت سے گھر میں رہتا ہے نواب گھر میں رہتا ہے نہیں پروا جان جمالی بھی عزت سے چلا جائے گا۔ سیاست کا یہ مطلب نہیں ہے کم جہاں صوبائی حقوق ہوں وہ ہم چھوڑ دیں بالکل نہیں کریں گے مسلم لیگ میں آج سے نہیں ہے میرا گھرانہ پاکستان بننے سے پہلے ہے بعد میں یہ دوست آئی ہیں اور ہم نے مشترکہ مفادات کی خاطر ایک دوسرے سے تعاون کرتا ہے اور آگے بڑھتا ہے۔ میں حاضر ہوں جہاں کہیں گے صوبے کے لئے شینڈ لیں گے میں ضرور نرم اس لئے ہوتا ہوں کہ سب بھائیوں کو چلاتا ہے یہ جو ہمارے صوبے میں ترقی آ رہی ہے اس کو ضائع نہیں کرنا چاہتا ہوں یہ وقت کا تقاضا ہے اس پر ہمیں نظر رکھنی

ہے اس سے زیادہ مفید ہوتا ہے زیادہ اکنامک لائف جزیت کرنی ہے زیادہ سے زیادہ اپنے بے روزگار لوگوں کو توکریاں دلانی ہیں کفار یعنی میں بہت نقصان اٹھایا ہے بہت قربانیاں دی ہیں چاہے سننا یہیں میں مسئلے پیدا ہوئے چاہے انہیں شوہر تر میں مسئلے پیدا ہوئے بالکل ہمارے صوبے کے ساتھ زیادتیاں ہوئیں واحد صوبہ ہے جہاں فوج کشی ہوئی ہے کئی ہزار جانیں شائع ہوئیں بہت معزز گھر انوں کو قربانیاں دینی پڑیں مانتے ہیں اس کو یہ اپ نہیں کرنا ہے پاکستان جتنا بھی باہر نکنا چاہے وہ ہم سے نہیں نکل سکتا ہے اور یہ ان کو قائل کر لیا ہے اور سوچا ہے کہ بلوچستان ایکسوں صدی میں جانے کے لئے تیار ہو جائے۔ ابھی انتظار نہیں کرنا ہے بہت قربانیاں دیں جن کا صلاح بھی مل رہا ہے لوگوں کو احساس ہو گیا۔ انہیں سو شیرہ تہتر کے کئی ایسے پہلو ہیں جن پر آج تک عمل نہیں ہوا سوچنا ہے کیسے ہو؟ یہ ہم میں ہے کہ ہمارے صوبے نے حقوق کہاں ہمیں بہتر ہیں گے سیاست میں۔ اس کو ڈائرکٹ اختیار ہوں فنا خل مل کا اسے اختیار ہو دہاں ہمارے صوبے کو تحفظ ملے ان چیزوں کے علاوہ پرائیوریت دن پر ہم یہاں قراردادیں منظور کر کے ان کو احساس تو دلا سکتے ہیں۔ اور جہاں بلوچستان کے حقوق ہیں ہم تحد ہیں خوشی کی بات یہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کو نسل کی سفارشات ہم یہاں پیش کر رہیں سب سے اسلام میں اول بھی صوبہ بلوچستان ہے جو اسلامی سفارشات جلد پیش کر رہا ہے ہم دور ہیں اسلام آباد سے۔ لیکن ہم کی چیزوں میں سب سے آگے ہیں اور میں تمام ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں جہاں تعاون کی ضرورت ہو گی حاضر۔ مجھے ہر بھر عزیز ہے۔ اس ایوان کا تقدس عزیز ہے جو کارروائی ہو گئی مشترکہ ہو گی شکر یہ۔

جناب اپنے پیر: شکر یہ اب اسیلی کی کارروائی پھیس جوں صحیح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔ (اجلاس کی کارروائی ایک بھگپختا لیس منٹ پر پھیس جوں صحیح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)۔

(اجلاس کی کارروائی ۲۵ جون ۱۹۹۹ء صحیح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)

میر جان محمد جمالی قائد ایوان: فوڈ سہیڈی کے بارے میں آپ لوگوں کی رائے تھی لیکن مسئلے ابھی بھی میں خوفزدہ اس لیے ہوں کہ یہ آج کی اطلاعات ہے کہ تیرہ روپے کلو آٹا ہو گیا پھر ہم

کیے نظام درست کریں اس پر میں سیشن کے بعد دوران سارا ہم اپنے دوستوں سے مل بیٹھنا چاہتا ہوں کیے یہ مسئلہ حل ہو گا ایسے نہ ہو کہ crisis ہو جائے جیسے آج بھی صوابی میں crisis ہو گیا ہے ہڑتا ہیں ہے لوگ پریشان ہے ان کو آنا بازار میں نہیں مل رہا ہے یہ اسکی چیزیں ہے جس پر ہمیں مشترکہ فیصلے کرنے ہیں کہ کیا کریں جتنا کوئی ہم خود کفالت نہیں ہے اور دوسرے صوبے ہمارے ساتھ investment co'operate نہیں کر رہے ہیں یہ اسکی چیزیں ہیں جس پر ہمیں سوچنا پڑے گا investment پاکستان نے اجازت یورڈ کا اجراء کیا ہے جتنا اپنے کرکے ہم کچھ investment اے اور وزیرِ اعظم پاکستان نے اجازت دی ہے کہ investors آتے ہیں آپ صرف بات چیت کریں آپ انکو میرے پاس لے آئے میں نے کہا جی ان کی credibility ضرور چیک کریں اور کوئی فیصلہ ہمارے مرضی کے بغیر نہ کریں نہیں تو سونو بزر والا حشر ہو گا پھر ہم پرواہ نہیں کریں گے ہمیں جو آئینے نے اختیار دیا ہے ہم اس کے حوالے کو رٹ میں جائیں گے یہ نہیں پرواہ ادھر بے گھر جائیں گے اختر مینگل اپنے گھر میں بے عزت سے رہتا ہے جان جمالی اپنے گھر میں عزت سے رہتا ہے نواب ذوالفقار علی گھر میں رہتا ہے یہ سیاست کا مطلب نہیں ہے کہ بالکل جہاں صوبائی حقوق ہو ہم given کروے بالکل given کر یعنی چاہے مسلم لیگ میں ہوں مسلم لیگ میں آج سے نہیں ہے میرا گھرانہ پاکستان بننے سے پہلے بلکہ دوست بعد آئے ہم تو پھر ایسے بات بھی کریں گے اور ہم نے مشترکہ مفادات کے خاطر ایک دوسرے کے تعاون کرنا ہے اور آگے بڑھنا ہے میں حاضر ہوں آپ کے لیے جہاں کہیں گے وہاں stand میں گے صوبے کے لیے میں ضرور زم اس لیے ہوتا ہوں کہ سب بھائیوں کو چلانا ہے میں نے یہ جو ترقی آ رہی ہے بلوچستان کے صوبے میں آپ کے اور میرے صوبے میں اس کو ضائع نہیں کرنا چاہتا یہ وقت آگیا ب اسی ترقی پر ہم نظر رکھنی ہے اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونا ہے زیادہ سے زیادہ economic life generate کرنی ہے زیادہ سے زیادہ اپنے لڑکوں کو بے روزگاروں و گریجوں میں کو نو کریاں دلوانی ہے ان پر ڈیکلش میں کہ ان کی زندگیاں بہتر ہو یہ ہے پروگرام confnotation بہت نقصان کھائے بہت قربانیاں دی ہے چاہے 47 میں ملے پیدا ہو

چاہے 1972ء میں مسلکے پیدا ہوا لکل زیادتیاں ہے ہمارے صوبے کے ساتھ یہ نہیں کہتے کہ زیادتیاں نہیں ہے واحد صوبہ ہے جہاں فوج کشی کی ہزار جانیں ضائع ہوئی بہت ادھر معزز گمراں کو قربانی رینی چڑی مانتے ہیں اس سے ہم back up نہیں کرتے ہیں لیکن وقت کیساتھ ان چیزوں کو پیچھے رکھ کے ہم نے ابھی یہ چیز avail کرنی ہے کیوں پاکستان حصی بھی کوشش کریں جتنا بھی ہمارے سے باہر نہ نکلانا چاہے وہ بلوچستان سے بھی باہر نہیں نکل سکتا اور ان کو قائل بھی کر لیا ہے اور وہ بات بھی تسلیم کر رہے ہیں اور ابھی آگے ہمارا implementation کا اٹھان کے پروجیکٹ سے ہو کہ بلوچستان بھی dominate ہو جائے اور ایکسویں صدی میں جانے کے لئے تیار ہو بہت نقصان اخایا قربانیاں بھی دی ہیں میرا خیال ہے انہیں قربانیوں کا صد آج ہمیں مل رہا ہے کہ لوگوں کو احساس ہو گیا ہے ہاں 73 کے آئین میں ایسے چیزیں کچھ ہے جو ہم نے G.D.S کا mention نہیں ہے آئینہ میں کا ہے فرنیر کا ہے لیکن ہمارا royalty یہ excise and royalty کے چیزیں بھی ہم نے takeup کرنی ہے اس فورم پر کیسے ہاں ضروری بھی ذہن میں ہے کہ ہمارے صوبے کے حقوق کہاں ہمیں دیتے رہیں گے سینٹ میں جہاں equal representation direct ایکشن ہونا چاہیے اور financial ہم کا اختیار ہو سینٹ کو کہ ادھر ہمارے صوبے کو پورے تحفظ میں ان چیزوں پر ہم سب کوں کر سوچتا ہے اور نہیں تو اخلاقی طور پر ہم پر ایسے ثمبز day پر یہاں سے قرارداد دے تو منظور کر سکتے ہیں ان کو realization دے سکتے ہیں جہاں بلوچستان کی جدوجہد ہے حatab ایکر ہم سب کو اکٹھا ہونا اس سوسائٹی میں خوشی کی بات تو یہ ہے کہ کل اسلامی نظریاتی کونسل کے جو آئے تھے recommendations وہ پاس کر کے ہم انشاء اللہ دروز کے بعد پیش کرنے ہے ہیں آپ کے اس معزز الیوان میں ہاں وہ ۳۵ کے ہیں وہ ہم ادھر کا بینہ سے منظوری دیدی اس میں بھی خوشی کی بات ہے میں اسلام پر اتنی پرچار ہوتی ہے ہر طرف لیکن سب سے اول صوبہ بلوچستان جو عملاً ترمیم کر کے پیش کر رہا ہے۔ (ڈیک بجائے گئے) ہم دور ہیں اسلام آباد سے ہمیں پہچانتے بھی نہیں ہیں ہمیں پہچانتے بھی نہیں ہیں ہماری خبر بھی نہیں رکھتے لیکن لگتا ہے ہم ضمی

طور پر باری کے لحاظ سے بہت ہی آگے ان چیزوں میں دریادی میں بہت بہت شکریہ جناب اپنکر
اب نماز کا وقت بھی ہو رہا ہے جناب اپنکر آپ نے وقت دیا اس ایوان کے فلور پر میں سب کو یقین
دلاتا ہوں جہاں کئی تعاون کی ضرورت ہو گی حاضر جہاں آپ کو اور کسی کام کے لیے ضرورت ہو گی بغیر
تفریق کے مجھے ہرگز عزیز ہے جناب اپنکر اس ایوان کا تقدیس عزیز ہے اور بلوچستان کے حقوق پر ہم
سب متفق ہیں جناب اپنکر وہاں کوئی given نہیں کرے گا بلوچستان زندہ باد پاکستان پاکدہ باد۔

(ذیک بجائے گے) تقریباً

جناب اپنکر: شکریہ جناب اب اسیل کی کارروائی مورخ ۲۵ جون ۱۹۹۹ء کل ۱۱ بجے دن تک ملتی
کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی ۲۵ جون ۱۹۹۹ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتی ہو گئی۔)